زمانۂ نزول:

سورت ﴿ الفیل ﴾ غالباً آپ ﷺ کے قیامِ مکہ کے دوسرے دور میں اعلانِ عام کے بعد 4 ہجری میں نازل ہوئی ہوگی۔ ﴿ اَلَمْ تَرَ ﴾ کے سوالیہ اسلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں قریش کے لیے تنبیہ بھی ہے اوردعوتِ غوروفکر بھی۔

سورۃُ الفِیل کا کتابی ربط

1- پچھلی سورت ﴿الهُمَزَة﴾ میں قریش کی بداخلاق اور زر پرست بخیل قیادت کا ذکر تھا، یہاں سورت ﴿الفِیل﴾ میں خانۂ کعبہ کے متولی (Custodians) سردارانِ مکہ پر یہ واضح کیا گیا ہے کہ قریش نے تعمیرِ کعبہ کے مقاصد کو فراموش کر کے اُسے بتوں سے آلودہ کر دیا ہے۔ اس گھر کی حفاظت اور اس کی تعمیر کے مقاصد کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

2- اگلی سورت ﴿قُریش﴾ میں انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ انہیں صرف اِس گھر کے ﴿رَبّ﴾ ہی کی عبادت کرنی چاہیے ﴿فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- ﴿اَبَابِیل﴾ : غول کے غول، جھنڈ کے جھنڈ (اسم جمع ہے، جس کا واحد نہیں)۔

2- ﴿عَصْف﴾: کھیتی کے پتے۔ مویشیوں کا بھوسا، کھائے ہوئے پھل کا چھلکا۔

3- رسول اللہ ﷺ کی ولادت سے صرف 50 یا 55 دن پہلے یمن کے عیسائی حکمران ﴿اَبرہہ﴾ نے فروری 571ء میں 60 ہزار فوج اور کئی ہاتھیوں سے مکہ پر حملہ کیا۔

مزدلفہ اور مِنٰی کے درمیان، وادیٔ مُحَصَّب کے قریب مُحَسّر میں، ﴿اَبرہہ﴾ اور اُس کے لشکر پر اللہ کا عذاب نازل ہوا۔ انہیں پرندوں کے ذریعے ہلاک کیا گیا۔

سورۃُ الفِیل کا نظمِ جلی

سورۃُ الفِیل دو (2) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 2 : پہلے پیراگراف میں، سردارانِ مکہ کو بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف قریش کی چالیں ناکام ہوں گی

﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ﴾ (1) "کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟"

﴿اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ﴾ (2) "کیا اُس نے ان کی چالوں کو ناکام نہیں کیا؟"

2- آیات 3 تا 5 : دوسرے پیراگراف میں قریش کو ، خانہ کعبہ کے دشمنوں کے انجام سے خبردار کیا گیا۔

﴿ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴾ (3) "اور (کیا نہیں) ان پر پرندوں (چڑیوں) کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیے۔

﴿ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴾ (4) "جو ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر پھینک رہے تھے۔"

﴿ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴾ (5) "پھر ان کا یہ حال کر دیا (جیسے جانوروں کا) کھایا ہوا بھوسا۔"

اللہ تعالیٰ نے ان پر پرندوں کے جھنڈ بھیجے، جو اُن پر مٹی کی کنکریاں پھینک رہے تھے، جس کے نتیجے میں ﴿ اَبرہہ ﴾ کا لشکر جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح پامال کر دیا گیا۔

قریش مکہ کو بت پرستی چھوڑ کر رسول کریم ﷺ کی دعوتِ توحید کو قبول کرنے، خانہ کعبہ کو اَصنام سے پاک کرنے اور اَبرہہ کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کا مشورہ دیا گیا ، ورنہ قریش کی شامت بھی آسکتی ہے۔

خانۂ کعبہ کے متولیوں کو خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ یہ عمارت توحید کی علامت ہے۔ اسے بتوں سے پاک ہونا چاہیے ، ورنہ اللہ تعالیٰ خود بھی اپنے گھر کی حفاظت کر سکتا ہے۔

FLOW CHART — **MACRO-STRUCTURE**

ترتیبی نقشۂ ربط — نظمِ جلی

106- سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ

آیات : 4 ...... مَکِّیَّۃ" ...... پیراگراف : 2
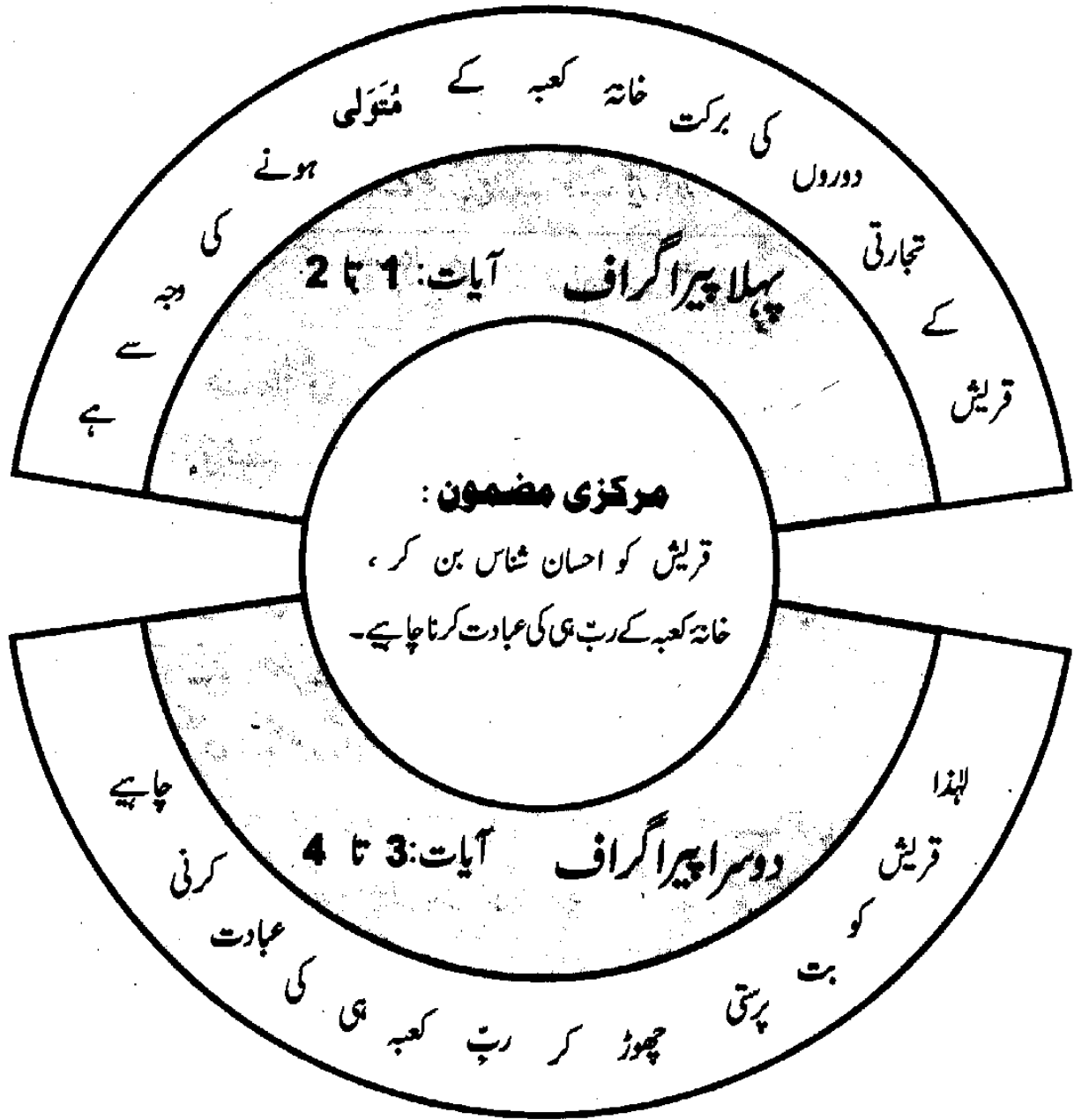
زمانۂ نزول:

سورت ﴿قُـــریش﴾، غالبًا سورۃُ الفیل کے بعد آپ ﷺ کے قیامِ مکہ کے دوسرے دور میں نازل ہوئی ہوگی، جب علانیہ دعوت کے ابتدائی مرحلے میں، قریش کو نمک حرامی چھوڑ کر احسان شناسی کا سبق سکھایا جارہا تھا۔

سورۃ قُریش کا کتابی ربط

1- پچھلی سورت ﴿الفِیل﴾ میں خانۂ کعبہ اور مقاصدِ تعمیر کعبہ کی حفاظت کا ذکر تھا۔ یہاں اس سورت ﴿قُرَیش﴾ میں قریش کے سردارانِ مکہ کی احسان فراموشی کا ذکر ہے کہ یہ خانۂ کعبہ کے متولی ہونے، حضرت ابراہیمؑ وحضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد ہونے کے باوجود، ﴿بلدِ امین﴾ کی وجہ سے قائم ہونے والے امن وامان سے فیض یاب ہوتے ہوئے، تمام معاشی اور تجارتی فوائد سے لطف اندوز ہونے کے باوجود، توحید سے انحراف کر کے شرک میں مبتلا ہیں۔

2- اگلی سورت ﴿المَاعُون﴾ میں قریش کے خلاف مزید فردِ جرم ہے۔ خانۂ کعبہ کے ان نام نہاد متولیوں (Custodians) سے نہ تو اللہ کے حقوق پورے ہوتے ہیں اور نہ بندوں کے حقوق۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- ﴿اِیلاف﴾: مانوسیت، وابستگی

2- ﴿رِحلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّیف﴾: سردیوں اور گرمیوں کا تجارتی سفر۔ سردیوں میں یمن کی جانب جنوبی سفر اور گرمیوں میں شام کی طرف شمالی سفر۔

3- مکہ ایک بے آب وگیاہ وادی تھی۔ نہ یہاں زراعت ہوتی تھی اور نہ کوئی صنعت تھی۔ اہلِ مکہ کی معیشت کا سارا دارو مدار تجارت پر موقوف تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے ان کے رزق کے لیے دعا کی تھی۔ اسی گھر کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انہیں بھوک اور فاقہ کشی سے محفوظ رکھا اور صحرائے عرب کے غیر محفوظ ماحول میں امن وامان عطا کیا۔

4- قریشِ مکہ کی ساری فضیلت، تجارتی ساکھ اور دنیاوی خوش حالی خانۂ کعبہ کے متولی ہونے کی وجہ سے تھی۔ اللہ کا قریش پر یہ احسان تھا کہ اُس نے سردیوں میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں شام کے تجارتی سفر سے انہیں مانوس کر دیا۔ لوگ اِسی فضیلت کی وجہ سے ان سے لین دین کیا کرتے تھے۔ خانۂ کعبہ ہی کی وجہ سے قریش بھوک اور قحط سے محفوظ تھے، ان کے تجارتی راستے محفوظ تھے۔ قریش کو احسان فراموشی اور بت پرستی چھوڑ کر، خانۂ کعبہ کے ربِ واحد ہی کی بندگی اور اطاعت کرنا چاہیے۔

سورۃ قُرَیش کا نظمِ جلی

سورۃ قُرَیش دو (2) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 2 : پہلے پیراگراف میں بتایا گیا کہ قریش کے تجارتی دوروں کی برکت، خانۂ کعبہ کے متولی ہونے کی وجہ سے ہے

﴿لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ﴾ (1) چونکہ قریش مانوس ہو گئے۔

﴿اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ﴾(2) (یعنی) جاڑے اور گرمی کے سفروں سے مانوس۔

اللہ تعالیٰ نے قریش کو خانۂ کعبہ کا متولی بنا کر، مکے کی وادیٔ غیر ذی زرع کو نہ صرف ایک پُر اَمن مقام، بلکہ ایک اہم تجارتی مرکز بنا دیا۔ اب وہ موسم گرما میں شمال کے سرد علاقے شام اور سردیوں میں جنوب کے گرم علاقے یمن کے تجارتی سفر بسہولت کر لیتے ہیں۔ قریش کے معاشی استحکام کا انحصار، صرف اور صرف خانۂ کعبہ کی وجہ سے تھا، یمن اور شام کے لوگ انہیں متولی کعبہ سمجھ کر ہی احترام کے ساتھ کاروبار کیا کرتے تھے، لیکن یہ احسان فراموش اللہ کی بندگی چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرنے لگے۔

2- آیات 3 تا 4 : دوسرے پیراگراف میں بتایا گیا کہ قریش کو بت پرستی چھوڑ کر رب کعبہ ہی کی عبادت کرنی چاہیے۔

﴿فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴾ (3) لہٰذا انہیں چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔

﴿الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ جس نے انہیں بھوک (قحط) سے بچا کر کھانے کو دیا

وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴾ (4) اور خوف سے بچا کر امن عطا کیا۔

احسان شناسی کا تقاضا یہی ہے کہ قریش شرک کو چھوڑ کر، توحید اختیار کریں اور اس گھر کے ربّ (اللہ) ہی کی خالص بندگی کریں، جس نے انہیں رزق فراہم کیا اور اَمن واَمان کی دولت عطا کی۔

مرکزی مضمون

قریش کو اللہ تعالیٰ کا احسان شناس بن کر، شرک سے بچتے ہوئے صرف خانۂ کعبہ کے رب ہی کی عبادت کرنا چاہیے، جس نے ان کے تجارتی دوروں کے ذریعے انہیں رزق فراہم کیا اور امن امان کی زندگی نصیب کی۔

FLOW CHART — **MACRO-STRUCTURE**

ترتیبی نقشہ ربط — نظمِ جلی

107- سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ

آیات : 7 ...... مَکِّیَّۃٌ ...... پیراگراف : 2

آخرت کو جھٹلانے والا عدلِ اجتماعی کا نظام قائم نہیں کر سکتا

پہلا پیراگراف آیات: 1 تا 3

مرکزی مضمون :

قریشی لیڈر، منکرینِ قیامت ہوگئے ہیں،
جس کی وجہ سے، نہ اللہ کا حق ان سے صحیح
طریقے سے ادا ہوتا ہے اور نہ بندوں کا،
یہ ہلاک ہوں گے۔

دوسرا پیراگراف آیات:4 تا 7

خدا کا صحیح حق ادا نہ کرنے والا ریاکار، بندوں کے حقوق ادا نہیں کر سکتا
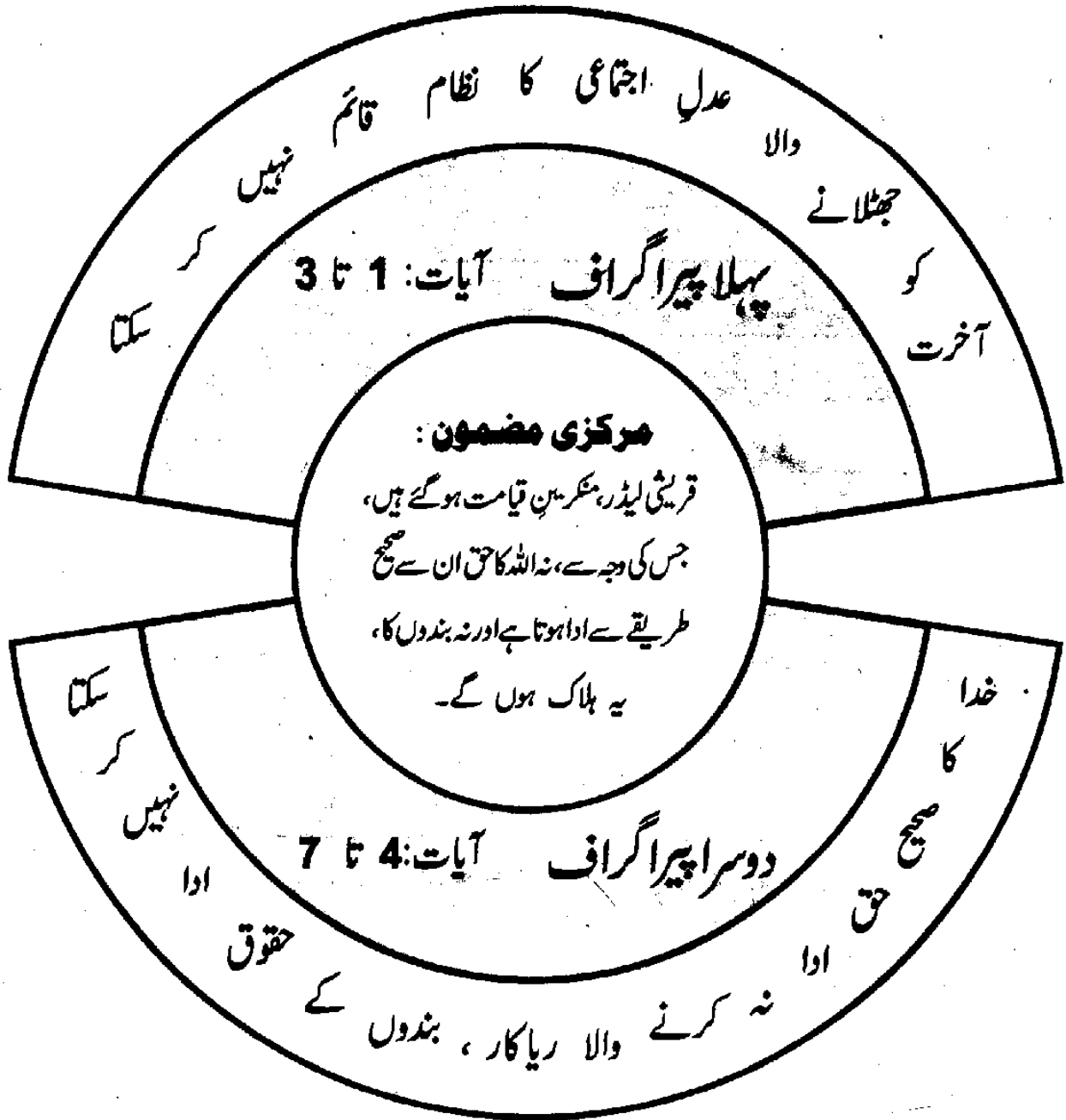
زمانۂ نزول:

سورت ﴿الْمَاعُوْن﴾، اعلانِ عام کے بعد غالباً 4 نبوی میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں سردارانِ مکہ کے خلاف فردِ جرم ہے۔

سورۃُ المَاعُون کا کتابی ربط

1- پچھلی سورت ﴿قُرَیش﴾ میں قریش کی احسان فراموشی کا ذکر تھا۔ یہاں سورت ﴿المَاعُون﴾ میں اُن کی مذہبی منافقت کا تذکرہ ہے کہ وہ خانہ کعبہ کے برہمن اور متولی ہوتے ہوئے ، آخرت فراموشی کے نتیجے میں ، نہ صحیح طور پر انسانوں کے حقوق ادا کر رہے ہیں اور نہ اللہ کے حقوق۔ قریش دکھاوے اور ریاء کاری کے لیے نماز پڑھا کرتے تھے۔ سورۃ الانفال کی آیت:35 میں ان کی نمازوں کا پول کھولا گیا ہے ﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً﴾ یہ نماز میں سیٹیاں بجاتے تھے اور تالی پیٹتے تھے۔

2- اگلی سورت ﴿الکَوثَر﴾ میں نبی کریم ﷺ کو خالص اللہ ہی کے لیے نماز پڑھنے اور اللہ ہی کے لیے قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- ﴿يَدُعُّ: دَعَّ ، يَدُعُّ﴾۔ دھکے دیتا ہے۔

2- ﴿لا يَحُضُّ: حَضَّ ، يَحُضُّ﴾۔ ابھارتا نہیں ہے، اُکساتا نہیں ہے۔

3- ﴿سَاهُون﴾: غفلت برتنے والے، بے پروا ، بے خبر۔

4- ﴿المَاعُون﴾: گھریلو استعمال کے برتن ، ضرورت کی چھوٹی چیزیں۔

سورۃُ الماعُون کا نظمِ جلی

سورۃُ الماعُون دو(2) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 3 : پہلے پیراگراف میں، بتایا گیا ہے کہ آخرت کو جھٹلانے والا شخص، عدلِ اجتماعی پر مشتمل نظام قائم نہیں کر سکتا

﴿أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ﴾(1)	"تم نے دیکھا اس شخص کو ، جو آخرت کی جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے؟
﴿فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ﴾(2)	وہی تو ہے ، جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔
﴿وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ﴾(3)	اور مسکین کو کھانا دینے پر نہیں اکساتا۔"

منکرِ آخرت نہ تو یتیم کو احترام کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہے اور نہ مسکینوں کے حقوق کے لیے کوئی کوشش کر سکتا ہے۔ ایسا شخص غریب پروری کے کلچر کو فروغ نہیں دے سکتا۔ انکارِ آخرت کے سبب انسان اخلاقی طور پر اس قدر ذلیل اور پست ہو جاتا ہے کہ وہ یتیم کو دھکے دے کر دھتکارتا ہے ﴿فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ﴾۔ یہ قریش کی منکرِ آخرت قیادت کی اخلاقی حالت تھی۔

2- آیات 4 تا 7 : دوسرے پیراگراف میں، یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حقوق اِخلاص کے ساتھ ادا نہیں کرتا، وہ بندوں کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا۔

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴾ (4)	"پھر تباہی ہے ، ان نماز پڑھنے والوں کے لیے ،
﴿الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴾ (5)	جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں (بے خبر ہیں)
﴿ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴾ (6)	جو ریاکاری کرتے ہیں ،
﴿ وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴾ (7)	اور معمولی ضرورت کی چیزیں دینے سے گریز کرتے ہیں۔

ریاکار نمازیوں کی تباہی اور بربادی کی وعید سنائی گئی، جو دکھاوے کی نماز پڑھتے ہیں ﴿الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴾، جو اپنی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں ، جو ضرورت کی چھوٹی موٹی چیزیں لوگوں کو دینے سے گریز کیا کرتے ہیں ﴿وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴾۔ آخرت کی زندگی پر یقینِ کامل ، انسان کو اللہ تعالیٰ کی خالص پاک، بے ریا عبادت کی طرف مائل کرتا ہے۔ ایسی نماز اور عبادت جو ذکر سے معمور ہو ، خشوع و خضوع پر مشتمل ہو اور جو اللہ سے راز و نیاز اور گفتگو کی آئینہ دار ہو۔ آخرت کی زندگی پر یقینِ کامل ، انسان کو مظلوم اور پسِ ماندہ طبقات کے حقوق ادا کرنے کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ آخرت پر ایمان محکم سے ہی غریب پروری اور مسکین دوستی کے کلچر کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

مرکزی مضمون

قریشی لیڈر، منکرینِ قیامت ہو گئے ہیں، جس کی وجہ سے، نہ اللہ کا حق ان سے صحیح طریقے سے ادا ہوتا ہے اور نہ بندوں کا حق۔ ان کی تباہی اور بربادی یقینی ہے۔

آخرت پر پختہ ایمان رکھنے والا شخص ہی اللہ کے حقوق بھی ادا کرسکتا ہے اور بندوں کے حقوق بھی۔

FLOW CHART — ترتیبی نقشہ ربط

MACRO-STRUCTURE — نظمِ جلی

108- سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

آیات : 3 ...... مَكِّيَّة
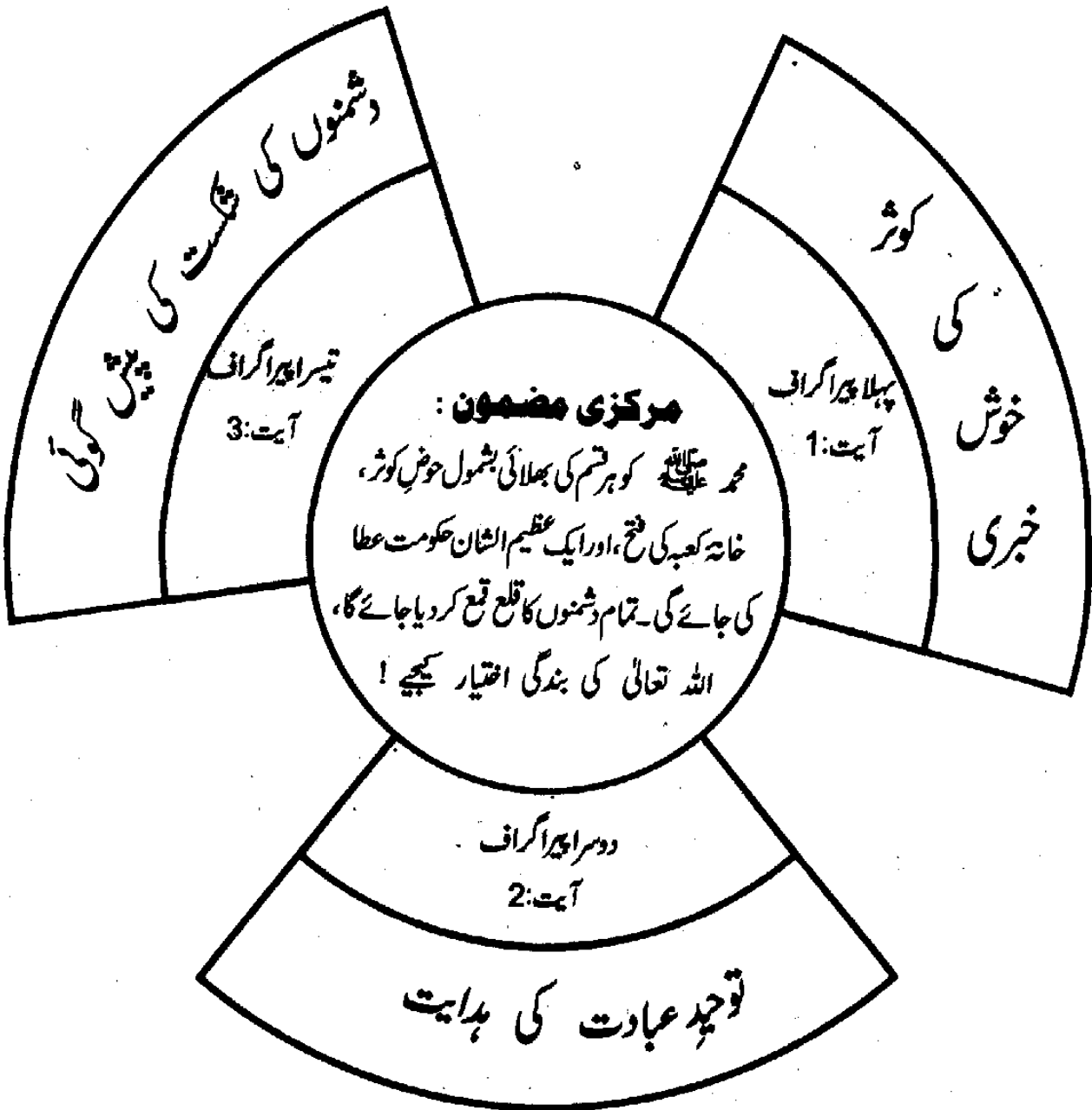
زمانۂ نزول:

سورۃ ﴿الکوثر﴾، قیامِ مکہ کے دوسرے دور (4 تا 5 نبوی) میں اعلانِ عام کے بعد نازل ہوئی۔ یہ سورت انتہائی دل شکن حالات میں نازل ہوئی ، جب آپ ﷺ کے صاحبزادے حضرت قاسمؓ کے انتقال پر قریش کے سردار عاص بن وائل سہمی نے ﴿ اَبتر ﴾ کہا تھا۔

سورۃُ الکوثر کا کتابی ربط

1- پچھلی سورۃ ﴿الماعُون﴾ میں قریش کے لیڈروں کے خلاف فردِ جرم تھا کہ وہ آخرت کے انکار کے سبب اللہ اور بندوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے ہیں ، یہاں سورت ﴿الکوثر﴾ میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے یہ تمام دشمن ہلاک ہو جائیں گے اور آپ ﷺ کے ذریعے انسانیت اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لائق ہو جائے گی۔

2- پچھلی سورۃ ﴿الماعون میں قریش کے لیڈروں کے خلاف فردِ جرم تھا کہ وہ اللہ کے لیے نماز نہیں پڑھتے ، بلکہ لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور نماز سے غفلت برتتے ہیں۔ یہاں سورت ﴿الکوثر﴾ میں رسول اللہ ﷺ کی قیادت کو نمونہ اور مثال بنا دیا گیا کہ وہ محض اللہ کی خوشنودی کے لیے نماز ادا کریں اور اُسی کی رضا کے لیے قربانی دیں۔

3- اگلی سورت ﴿الکافِرُون﴾ میں رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قریش کے ان ریاکار اور مشرک لیڈروں سے مکمل طور پر عملی قطع تعلق کر لیں۔ عقیدۂ توحید کے معاملے میں کسی سیاسی لین دین کی ہرگز کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- ﴿الکوثر﴾ : کثیر سے اسم مبالغہ ہے : یہ ایک جامع لفظ ہے ، جس میں ہر قسم کی نعمتیں اور خیرِ کثیر شامل ہے۔ کوثر جنت کی ایک نہر کا بھی نام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا۔ ﴿ أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ ؟ کیا تم جانتے ہو ﴿الکوثر﴾ کیا ہے؟

قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، انہوں نے جواب دیا : اللہ اور اُس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔

قَالَ : فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ ﴾۔

فرمایا: یہ ایک نہر ہے اور میرے ربّ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے یہ نہر عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس میں خیرِ کثیر ہے۔

(صحیح مسلم : کتاب الصلوۃ ، حدیث 921 ، عن انسؓ)

2- ﴿ شَانِىءَ ﴾ شَنَا ، يَشْنَأُ (ف) سے اسمِ فاعل ہے۔ بدخواہ اور کینہ پرور دشمن

3- ﴿ اَبْتَر ﴾۔ دُم کٹا۔ مقطوع۔ لاولد

سورۃُ الکوثر کا نظمِ جلی

سورۃُ الکوثر تین (3) آیات پر مشتمل ہے۔

1- آیت 1 : پہلی آیت میں، رسول اللہ ﷺ کو ﴿الکوثر﴾ کی خوش خبری سنائی گئی۔

﴿اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ﴾(1) "(اے نبی ﷺ!) یقیناً ہم نے آپؐ کو کوثر عطا کر دیا۔"

مکی دور کے آغاز ہی میں یہ بشارت دی گئی کہ ﴿خَیرِ کَثیر﴾ یعنی دنیا اور آخرت کی تمام نعمتیں آپ ﷺ کو عطا کی جائیں گی۔ آپ ﷺ کے ذکر کو بلند کیا جائے گا۔ آپ ﷺ کے اہلِ بیت صالحین میں سے ہوں گے۔ جنت میں نہرِ کوثر عطا کی جائے گی۔ آپ ﷺ کی امت آخری امت ہونے کے باوجود تعداد میں تمام امتوں سے فائق ہو گی۔ مکے کی مظلومانہ زندگی کے بعد مدینۂ منورہ میں قوت اور اقتدار سونپا جائے گا۔ فتوحات کا آغاز ہوگا اور ہجرت کے بعد مکے کی زمین میں، جو آپ ﷺ کے لیے تنگ کر دی گئی ہے، آپ ﷺ دوبارہ فاتحانہ داخل ہوں گے۔ دنیا کے ہر براعظم میں آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجا جائے گا۔

2- آیت 2 : دوسری آیت میں، رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ نعمتِ کوثر پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ﴾ (2) "پس آپؐ اپنے رب ہی کے لیے، نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے!"

اُسی کی رضا جوئی کے لیے نماز پڑھیں۔ اپنے پالنے والے ربّ کی خاطر ہی قربانی کریں۔ مکی زندگی ہی میں یہ پیشگوئی کر دی گئی کہ نماز اور قربانی کا مرکز و محور اور مسلمانوں کا قبلہ خانۂ کعبہ ہی ہوگا۔ اسی خانۂ کعبہ کے پاس محض اللہ کی خاطر قربانی ادا کی جائے گی۔

3- آیت 3 : تیسری آیت میں پیش گوئی کی گئی کہ آپ ﷺ کے تمام دشمنوں کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔

﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ﴾ (3) "یقیناً آپ ﷺ کا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔"

رمضان دو (2) ہجری میں یہ پیشگوئی میدانِ بدر میں قریش کے بڑے بڑے سرداروں کی ہلاکت کی صورت میں پوری ہوئی اور غزوۂ بدر کے چھ (6) سال بعد، رمضان 8 ہجری میں فتح مکہ کی صورت میں ظاہر ہوئی۔

مرکزی مضمون

رسول اللہ ﷺ کو نہ صرف جنت کی نہر ﴿الکوثر﴾، بلکہ خانۂ کعبہ کی فتح ایک عظیم الشان حکومت اور دین اور دنیا کی تمام نعمتیں عطا کی جائیں گی۔ آپ ﷺ کے تمام دشمنوں کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔ لہٰذا تمام مالی اور بدنی عبادتیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیے کی جانی چاہییں۔
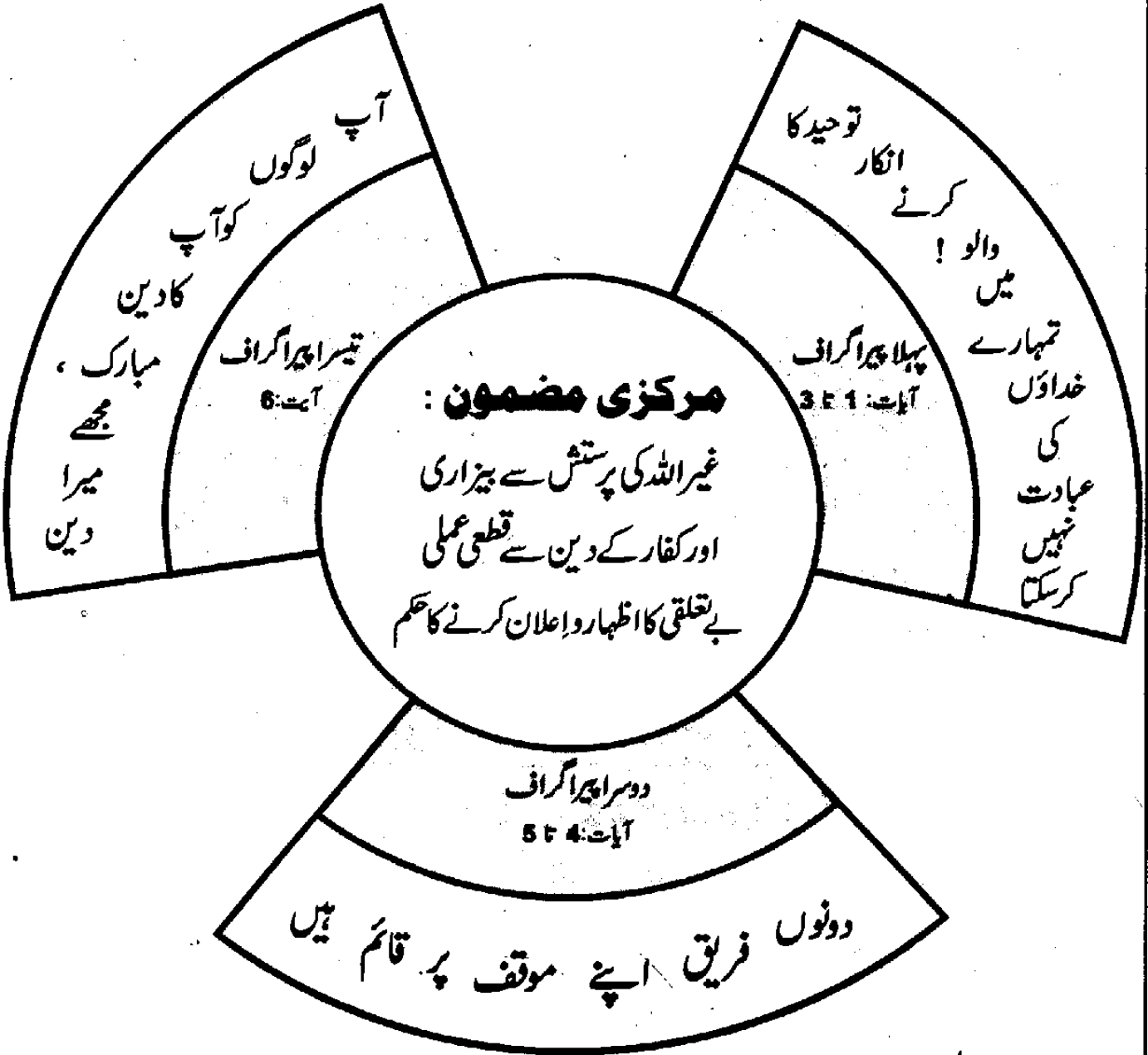
زمانۂ نزول:

سورۃ ﴿الکافِرُوْنَ﴾، اعلانِ عام کے بعد، قیامِ مکہ کے دوسرے دور (4 تا 5 نبوی) میں نازل ہوئی، جب قریش کے سرداروں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک وفد کی صورت میں آ کر مصالحانہ پیش کش کی کہ ایک سال بتوں کی پوجا کی جائے اور ایک سال اللہ کی۔ انہیں صاف صاف کہہ دیا گیا ﴿لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ﴾ "تم لوگوں کے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین"۔ اس طرح واضح طور پر کفر سے عملی بے تعلقی کا اعلان کر دیا گیا۔

سورۃُ الکافِرُون کے فضائل

1- آپ ﷺ نے طواف کے بعد کی سنتوں میں اور فجر کی سنتوں میں سورۃ ﴿الکافرون﴾ اور سورۃ الاخلاص پڑھی ہے۔(صحیح مسلم:726)

2- تین رکعات والی وتر میں آپ ﷺ نے سُورۃ الفاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورۃ ﴿الکافرون﴾ اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھی۔

(ابن ماجہ:1,171، نسائی: کتاب قیام اللیل، حدیث1,684)

سورۃُ الکافِرُونَ کا کتابی ربط

1- پچھلی سورت ﴿الکوثر﴾ میں رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کی ہلاکت کی پیش گوئی تھی۔ یہاں سورۃ ﴿الکافرون﴾ میں رسول اللہ ﷺ کو اُن کافر دشمنوں کی سیاسی مصالحانہ پیشکش کو مسترد کردینے اور اُن سے قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے کہ عقیدۂ توحید کے معاملے میں کسی قسم کی سودے بازی اور سیاسی لین دین نہیں ہوسکتا۔

2- اگلی سورت ﴿النّصر﴾ میں اس پیش گوئی کی تصدیق ہے، جو سورت ﴿الکوثر﴾ میں کی گئی تھی۔ دشمن ﴿ابتر﴾ ہوگئے۔ اللہ کی مدد آگئی اور مسلمان فتح سے ہمکنار ہوگئے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- اس سورت میں مشرکانہ دین سے، عملی بیزاری اور بے تعلقی کا اعلان اور مطالبہ ہے۔

- اس سورت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عقیدے اور عبادات میں مصالحت (Compromise) نہیں ہوسکتی (اجتہاد بھی نہیں ہوسکتا)۔ اور توحید کے معاملے میں، کسی قسم کی مداہنت اختیار نہیں کی جاسکتی۔
- اس سورت میں خوش خبری کا مفہوم بھی پوشیدہ ہے، توحید پر سختی سے کاربند ہونے کے نتیجے ہی میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوسکتی ہے۔

سورۃُ الکافِرون کا نظمِ جلی

سورۃُ الکافِرُون تین (3) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 3: پہلے پیراگراف میں، رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ مشرکینِ مکہ کی پیش کش کو مسترد کردیں۔

﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ (1) کہیے کہ اے کافرو!

﴿ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴾ (2) ''میں ان کی عبادت نہیں کرتا، جن کی عبادت تم کرتے ہو۔''

﴿وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴾(3) نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو، جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔''

نہ تو رسول اللہ ﷺ غیر خالص عبادت کررہے ہیں اور نہ مشرکینِ مکہ اللہ کی خالص عبادت کے لیے تیار ہیں۔

2- آیات 4 تا 5: دوسرے پیراگراف میں، بتایا گیا کہ دونوں فریق اپنے اپنے موقف پر مستقبل میں بھی سختی سے قائم رہیں گے۔

﴿وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴾ (4) اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں، جن کی عبادت تم نے کی ہے

﴿ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴾ (5) اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کروں گا۔

3- آیت 6: تیسرے پیراگراف میں، صاف کہہ دیا گیا کہ آپ لوگوں کو آپ کا دین مبارک ہو، اور مجھے میرا دین۔

﴿لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ﴾ (6) تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین۔

توحید کا معاملہ ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی سودے بازی کی گنجائش نہیں۔

عواقب اور نتائج سے بے نیاز ہو کر ہم اللہ کی خالص اور آمیزش سے پاک اِطاعت وعبادت جاری رکھیں گے۔

ہر مسلمان کو توحید کے معاملے میں کامل یکسوئی کے ساتھ ، ﴿غیر اللہ﴾ کی پرستش سے بیزاری کا اقرار اور اِعلان کر دینا چاہیے اور کفار کے دین سے قطعی عملی بے تعلقی کا اظہار و اعلان بھی۔

FLOW CHART — ترتیبی نقشہ ربط

MACRO-STRUCTURE — نظمِ جلی

110- سُورَةُ النَّصر

آیات : 3 ...... مَدَنِیّۃ

فتحِ مکہ ﴿ نَصرُ اللهِ ﴾ اللہ کی مدد کے نتیجے میں حاصل ہوئی۔

پہلا پیراگراف
آیت: 1

مرکزی مضمون :
فتح و نصرت کے بعد
اللہ کی حمد کے ساتھ
اُن کی تسبیح اور استغفار بھی ضروری ہے۔

تیسرا پیراگراف
آیت: 3

اللہ کی ذات اور اس کی صفات

دوسرا پیراگراف
آیت: 2

تمام بلادِ عرب کا مشرف بہ اسلام ہونا
بھی اللہ کی مدد ہی سے ممکن ہوا۔
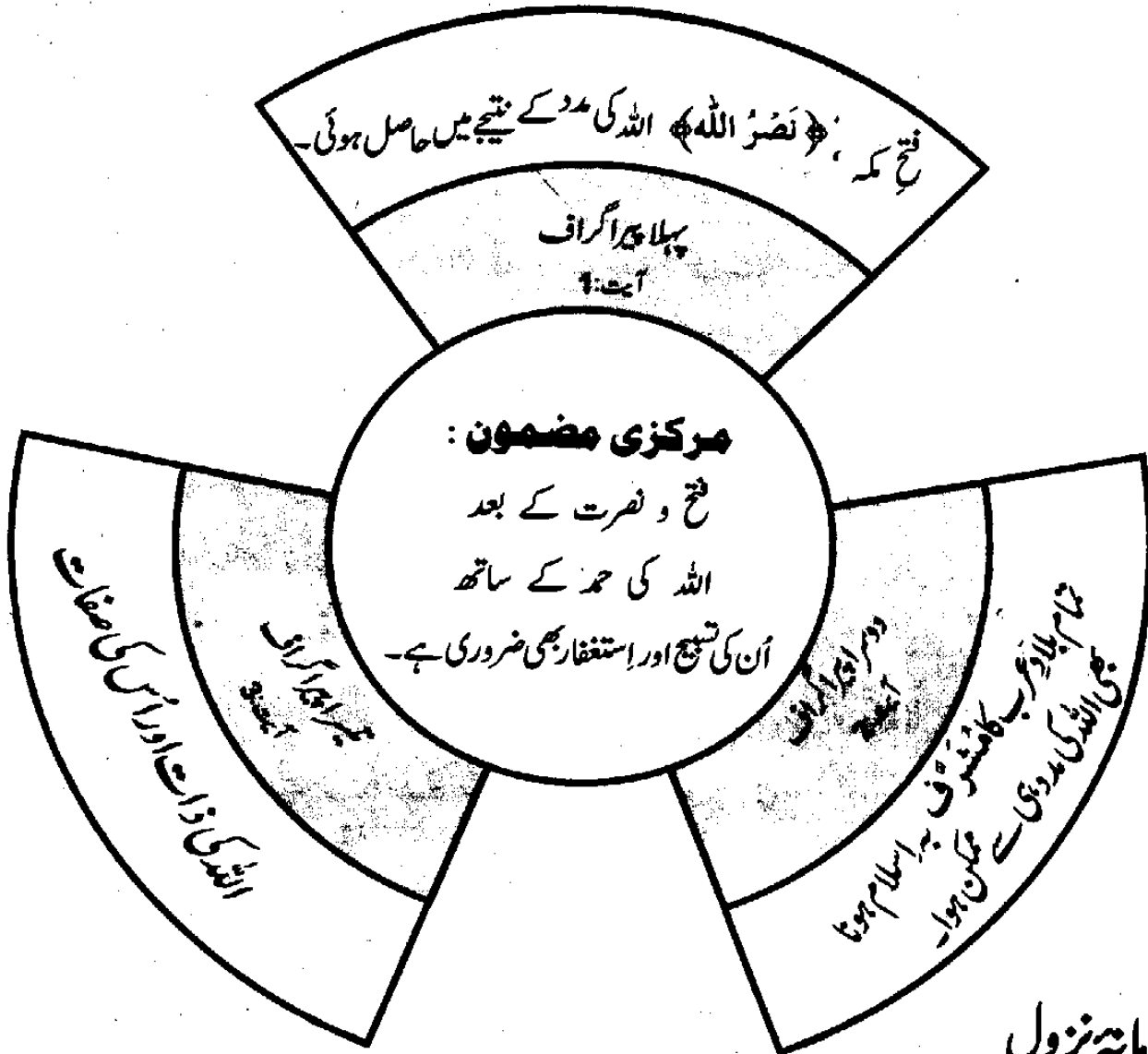
زمانۂ نزول

یہ سورت چونکہ ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہے اس لیے مدنی سمجھی جاتی ہے، حالانکہ یہ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں نازل ہوئی۔

سورۃ ﴿النّصر﴾ ، آخری مکمل سورت ہے، جو رسول اللہ ﷺ پر وفات سے پہلے 10 ہجری میں مدینۂ منورہ میں نازل کی گئی (صحیح مسلم: کتاب التفسیر، حدیث 7,731)۔ غالباً اس کے بعد بعض چند متفرق آیات ہی نازل ہوئیں۔ اس سورت میں آپ ﷺ کو بتا دیا گیا کہ آپ ﷺ کا مشن مکمل ہو گیا ہے اور بہت جلد آپ ﷺ کو رختِ سفر باندھنا ہے۔

سورۃ النصر کا کتابی ربط

1- سورۃ ﴿الکوثر﴾ میں رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کی ہلاکت کی پیش گوئی تھی اور سورۃ ﴿الکافرون﴾ میں اُن سے ترکِ تعلق کا حکم تھا۔ یہاں سورۃ ﴿النصر﴾ میں اُس پیش گوئی کی تصدیق ہے ، جو فتح کی صورت میں ترکِ تعلق کے نتیجے میں ظاہر ہوئی۔ کافروں سے ترکِ تعلق کا یہ حکم فتح کے لیے وسیلے کی حیثیت رکھتا ہے۔

2- اگلی سورت ﴿اللّھب﴾ میں ایک بڑے دشمن کا نام لے کر اس کی اور اُس کی بیوی کی ہلاکت کی پیش گوئی ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- ﴿نَصْرُ اللهِ﴾: فتح یعنی کامیابی، اللہ کی نُصرت (مدد) ہی سے نصیب ہوتی ہے ، انسان کو بے جا غرور میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔

2- فتحِ مکہ (رمضان 8ھ) میں ہوئی۔ اگلے سال 9 ہجری میں لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے گئے۔ 9 ہجری کو ﴿عَامُ الْوُفُود﴾ (Year of Delegations) کہا جاتا ہے، اس سال مختلف قبائل کے وفود، مدینہ آ کر رسول ﷺ سے بیعت کرتے رہے۔ اس طرح (20) بیس سال پہلے، مکۃ المکرمۃ میں کی گئی پیش گوئی ، المدینۃ المنورۃ میں پوری ہوئی۔ ﴿کوثر﴾ عطا ہوا۔ تمام دشمنوں کا قلع قمع ہو گیا۔

3- اس سورت میں نبیِّ اکرم ﷺ کو خبر دی گئی ہے کہ ان کا مشن پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ بہت جلد انہیں اس دنیا سے سفر کرنا ہوگا۔ اسی لیے اس سورت کو سورۃ ﴿التَّوْدِیع﴾ یعنی وداعی سورت بھی کہا جاتا ہے۔

سورۃ النصر کا نظمِ جلی

سورۃ ﴿النَّصر﴾ تین (3) آیات پر مشتمل ہے۔ پہلی آیت میں اللہ کے اِحسان کا ذکر ہے۔ دوسری آیت میں اِحسان کی وضاحت ہے۔ تیسری آیت میں اِحسان شناسی کا مطالبہ ہے، جو حمد، تسبیح اور استغفار پر مشتمل ہے۔

1- آیت 1 : پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کے اِحسان کا تذکرہ ہے۔ ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾

﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ (1) ”جب اللہ کی مدد آ جائے اور فتح نصیب ہو جائے۔“

اللہ کی مدد کے نتیجے ہی میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور ہوگی۔

2- آیت 2 : دوسری آیت میں اس احسان کی وضاحت ہے۔

﴿وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللهِ اَفْوَاجًا﴾ (2)

”اور (اے نبی ﷺ) آپ دیکھ لیں کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔“

تمام بلادِ عرب کا مُشرف بہ اسلام ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی مدد ہی سے ممکن ہوا۔

نو(9) ہجری میں جسے ﴿عَامُ الوُفُود﴾ کہتے ہیں، لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔

3- آیت 3 : تیسری آیت میں ، احسان شناسی کا مطالبہ ہے۔

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ "لہٰذا اپنے رب کی حمد کے ساتھ، اس کی تسبیح بھی کیجیے

وَاسْتَغْفِرْهُ ، اور اسی سے مغفرت طلب کیجیے،

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾(3) بلاشبہ وہ بڑا ہی معاف فرمانے والا ہے۔"

چنانچہ ربّ کی ﴿حمد﴾ کے ساتھ ﴿تسبیح﴾ بیان کرنے اور اُس سے ﴿مغفرت﴾ طلب کرنے کا حکم دیا گیا۔

فتح و نصرت کے بعد انسان کو پھولنا نہیں چاہیے، بلکہ عاجزی اور انکسار اختیار کرنا چاہیے، اللہ کا مزید شکر ادا کرنا چاہیے۔ یہاں تین(3) باتوں کا حکم دیا گیا ہے۔(1) تسبیح(2) حمد اور (3) استغفار

(1) ﴿حمد﴾: حمد اللہ کی ذات سے ، مثبت صفات کو منسوب کرنے کا نام ہے۔ جیسے : السَّمیع ، البَصِیر ، العَلِیم وغیرہ

(2) ﴿تسبیح﴾: اللہ کی ذات سے منسوب کردہ ، غلط اور منفی صفات سے براءت کا اظہار ہے۔ جیسے: ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَد ، وَلَمْ يَكُن لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾، ﴿لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ﴾، ﴿وَلَا يَئُوْدُهٗ﴾، ﴿وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوب﴾، ﴿وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ﴾ ﴿لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ ، ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ ، ﴿وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيد﴾ وغیرہ

(3) ﴿اِستِغفَار﴾ : مغفرت کی درخواست ہے۔ گذارشِ عفو و درگذر ، درخواستِ عدم محاسبہ و پردہ پوشی ہے۔

مرکزی مضمون

فتح و نصرت کے بعد، اِنسان کو اللہ کی زیادہ سے زیادہ حَمْد کے ساتھ تَسْبِیح اور اِسْتِغْفار بھی کرنا چاہیے۔

FLOW CHART **MACRO-STRUCTURE**

ترتیبی نقشہ ربط نظمِ جلی

111- سُوْرَةُ اللَّهَب

آیات : 5 ...... مَكِّيَّة ...... پیراگراف : 2

ابو لَهَب کے برے انجام کی پیش گوئی

پہلا پیراگراف (آیات: 1 تا 3)

مرکزی مضمون :

اسلام میں نجات کا دارو مدار ، نسب پر نہیں ،
بلکہ ایمان اور حسنِ عمل پر ہے۔
رسول ﷺ کا دنیا پرست ،بخیل ، دشمنِ اسلام
قریبی رشتہ دار اور اُس کی سازشی بیوی بھی
برے انجام سے دوچار ہوں گے۔

دوسرا پیراگراف (آیات: 4 تا 5)

ابو لَهَب کی بیوی اُمّ جمیل کے عبرتناک انجام کی پیش گوئی
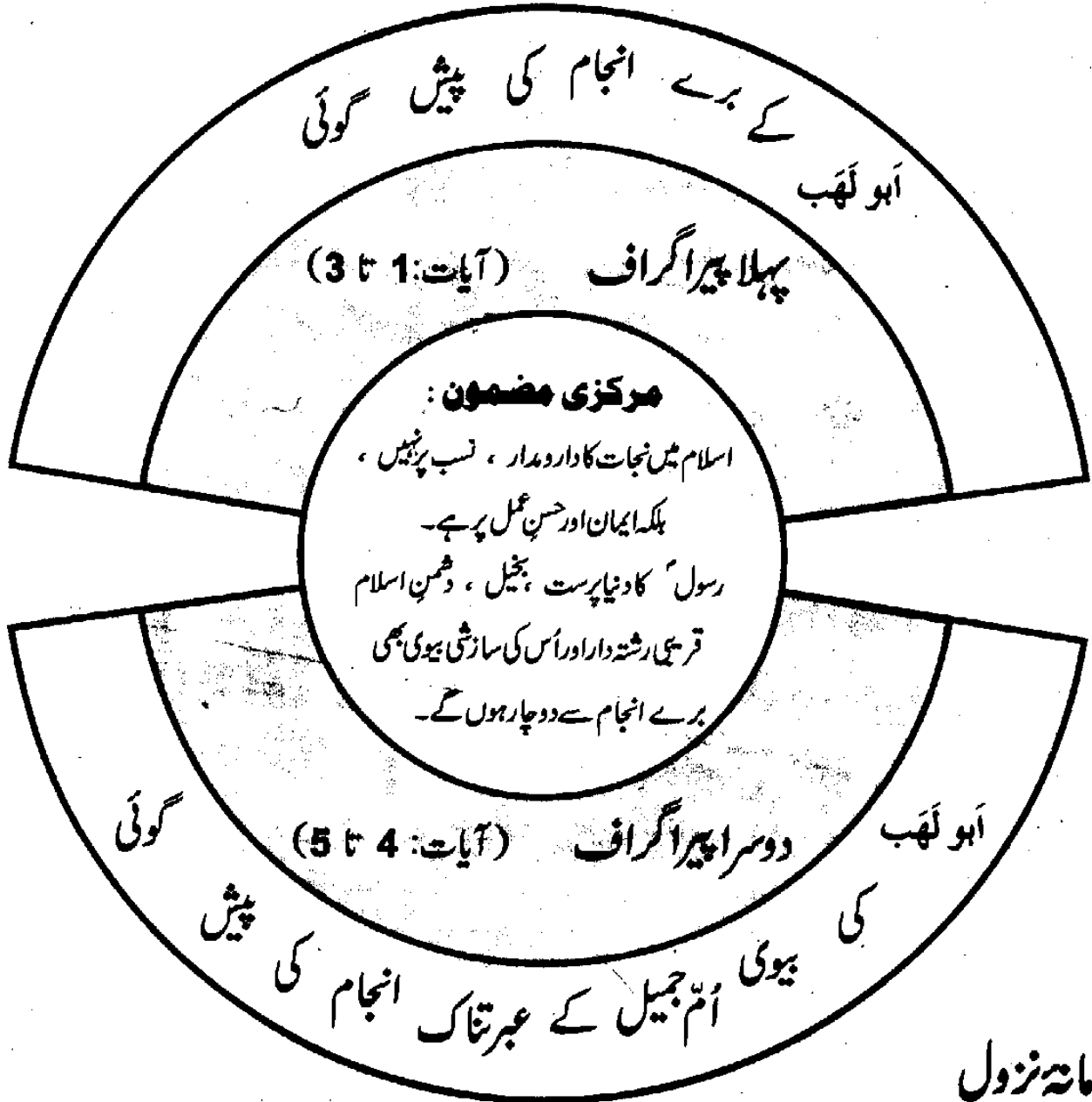
زمانۂ نزول

سورۃ ﴿ ابی لھب ﴾ غالباً رسول ﷺ کے قیامِ مکہ کے دوسرے دور میں اعلانیہ تبلیغ کے بعد 4 ہجری میں نازل ہوئی، جب آپ نے کوہِ صفا پر چڑھ کر اعلانیہ تبلیغ کی، جس پر ابولھب نے آپ کے لیے ﴿ تَبًّا لَكَ ﴾ کے الفاظ استعمال کیے۔(صحیح بخاری:4,687)

یا پھر ہو سکتا ہے، یہ سورت اس وقت نازل ہوئی، جب آپ ﷺ کو شعب ابی طالب میں تین (3) سال کے لئے (7تا10 نبوی) نظر بند کر دیا گیا تھا اور جب ابولھب نے خود اپنے خاندان بنی ہاشم کو چھوڑ کر کافروں کا ساتھ دیا تھا۔

سورۃُ اَبِی اللَّھَب کا کتابی ربط

سورت ﴿الکوثر﴾ میں دشمن کی ابتری کی پیش گوئی تھی۔ اور سورت ﴿النّصر﴾ میں فتح و نصرت کا مژدہ سنایا گیا۔

یہاں سورت ﴿ابی لھب﴾ میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ، توحید اور اسلام کے ایک بڑے دشمن کا نام لے کر اُس کی اور اُس کی بیوی کی ہلاکت کی پیش گوئی کی گئی۔ اگلی سورت ﴿الاخلاص﴾ میں خالص توحیدِ ذات کے عقیدے ہی کی وضاحت ہے، جس پر ابولہب سیخ پا ہوا تھا۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- ﴿ابولہب﴾ دشمنِ اسلام اور دشمنِ نبی، رسول ﷺ کا چچا، عبد العُزّٰی بن عبد المُطّلب (کنیت ابولہب) اور اس کی بیوی اَرْوٰی بِنتِ حَرب (اُخت ابی سفیان، کنیت اُمِّ جمیل) کے برے انجام کے بارے میں پیش گوئی کی گئی ہے۔

2۔ ابولہب وہ واحد دشمن ہے، جس کا نام لے کر قرآن میں مذمت کی گئی ہے، حالانکہ وہ رسول ﷺ کا چچا تھا اور بنی ہاشم سے تھا۔

3۔ اسلام میں نسب اور خاندان کے بجائے، ایمان اور عملِ صالح کو اہمیت حاصل ہے۔

سورۃُ اَبِی لَھَب کا نظمِ جلی

سورۃُ اَبِی لَھَب دو (2) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 3 : پہلے پیراگراف میں، ابولہب کے بُرے انجام کی پیش گوئی کی گئی۔

ابولہب کا مال اور اس کی کمائی اس کے کسی کام نہ آئی۔ وہ دوزخ کی آگ میں جلے گا۔

﴿تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ؀	ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہوگیا۔
مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؀	نہ اُس کا مال اُس کے کام آیا اور نہ اُس کی کمائی۔
سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ﴾	وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔

2- آیات 4 تا 5 : دوسرے پیراگراف میں، ابولہب کی بیوی اُمِ جمیل کے عبرتناک انجام کی پیش گوئی کی گئی۔

ابولہب کی بیوی بھی برے انجام سے دوچار ہوگی، جو رسول کریم ﷺ کے لیے کانٹے چنا کرتی تھی۔

﴿وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ؀	اُس کی بیوی بھی، ایندھن اُٹھاتے ہوئے

﴿فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ﴾ اُس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہوگی۔

مرکزی مضمون

اسلام میں نجات کا دار و مدار نسب اور خاندان پر نہیں ہے، بلکہ ایمان اور حسنِ عمل پر ہے۔ رسول کریم ﷺ کا سگا چچا اور اس کی بیوی تک، اپنے کفر اور اپنی بداعمالیوں کے سبب دوزخ میں جائیں گے۔

FLOW CHART — **MACRO-STRUCTURE**

ترتیبی نقشۂ ربط — نظمِ جلی

112- سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص

آیات : 4 ...... مَکِّیَّۃ" ...... پیراگراف : 2

دو(2) مثبت صفات ﴿اَحَد﴾ اور ﴿صَمَد﴾ کی سے توحیدِ ذات کی وضاحت

پہلا پیراگراف (آیات: 1 تا 2)

مرکزی مضمون :

حمد اور تنزیہہ پر مشتمل صفات سے اللہ تعالیٰ کی خالص توحیدِ ذات کی وضاحت

دوسرا پیراگراف (آیات: 3 تا 4)

﴿لَمْ یَلِدْ﴾ ، ﴿وَلَمْ یُوْلَدْ﴾ اور ﴿وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ﴾ کی منسوب کردہ تین منفی صفات سے ذاتِ باری تعالیٰ کی براءت
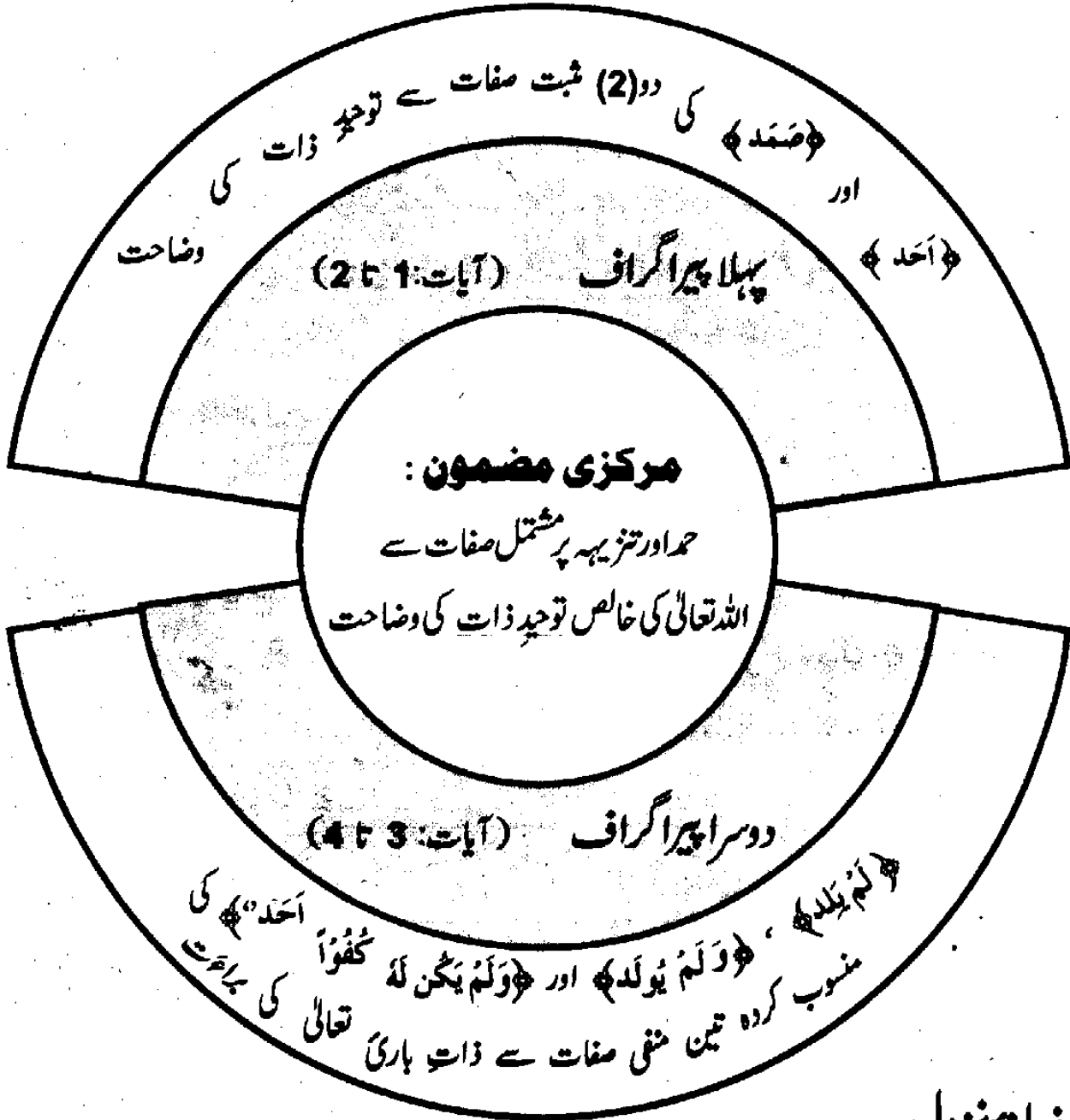
زمانۂ نزول

1- اعلانِ عام کے فوراً بعد، غالباً 4 نبوی میں نازل ہوئی، جب نو مسلم صحابہؓ کے لئے مخالفین کے شر کا آغاز ہو چکا تھا۔ اسی سورت کے ایک لفظ ﴿اَحَد﴾ کی بازگشت، دورِ ستم کے آغاز کے بعد، حضرت بلالؓ کے ہونٹوں پر رہتی تھی جب قریش کا سردار اُمیہ بن خلف انہیں تپتی دھوپ پر لٹا کر سینے پر پتھر رکھ دیتا تھا۔

2- ﴿قُلْ﴾ کے ابتدائی لفظ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت غالباً اعلانِ عام کے بعد نازل ہوئی ہوگی۔

سورت کے فضائل

1- یہ سورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (صحیح بخاری: 4,726)

2- سورت ﴿الاخلاص﴾ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے، رات میں سونے سے پہلے پڑھنا چاہیے۔ (صحیح مسلم: 1,922)۔

3- رسول اللہ ﷺ سنتِ فجر کی دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم: 1,723)

4- سورت الاخلاص کی محبت، انسان کو جنت میں لے جاتی ہے۔ (سنن ترمذی: 2,901، حسن صحیح)

5- وتر کی آخری رکعت میں بھی یہ سورت پڑھنا مسنون ہے۔ (سنن ابی داوٗد: 1,426، صحیح)۔

6- طواف کے بعد پڑھی جانے والی سنتوں کی دوسری رکعت میں بھی یہ سورت پڑھنا مسنون ہے۔ (سنن ترمذی: 869، صحیح)

7- دس (10) مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھنے والے کے لیے جنت میں گھر تعمیر کیا جاتا ہے۔ (مسند احمد: 15,648، ضعیف)

سورۃ الاخلاص کا کتابی ربط

1- پچھلی سورتوں میں مشرکینِ مکہ اور قریشی قیادت کے کافرانہ اور مشرکانہ رویوں کا ذکر تھا، جو آپ ﷺ کی دعوتِ توحید کے نتیجے میں ظاہر ہو رہے تھے، یہاں سورت ﴿الاخلاص﴾ میں خالص ﴿توحیدِ ذات﴾ بیان کی گئی ہے۔

2- اگلی دو سورتوں میں ﴿توحیدِ ربوبیت﴾ کا ذکر ہے اور ہر قسم کے شر سے بچنے کے لیے، اسی بزرگ و برتر ہستی کی پناہ حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

اِس سورت سے توحیدِ ذات کے بارے میں مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

1- اللہ تعالیٰ ﴿ اَحَد ﴾ ہے۔ یعنی وہ نرالا ہے، یکتا (Unique) ہے، یگانہ ہے، اُس جیسی کوئی ہستی نہیں ہے۔ وہ ایسا خالق (Creator) ہے، جس کی نظیر اور مثال، اُس کی کسی مخلوق (Creation) میں نہیں ہو سکتی۔

2- اللہ تعالیٰ ﴿ اَلصَّمَد ﴾ ہے۔ نہ اُس کے اندر سے کوئی چیز نکلی ہے اور نہ اُس کے اندر کوئی چیز داخل ہوئی ہے۔ وہ ایسا سردار اور ایسی بلند ہستی ہے، جس کے آگے ساری مخلوق محتاج ہے۔ وہ خود کسی کا محتاج نہیں۔

3- اللہ تعالیٰ ﴿ لَمْ یَلِدْ ﴾ ہے، اُس نے کسی کو نہیں جنا۔ یعنی وہ کسی کا باپ نہیں ہے، اُس کے اندر سے کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی۔ اُس کا کوئی بیٹا یا بیٹی نہیں ہے۔ اولاد ماں باپ کا حصہ ہوتی ہے۔ اللہ کا کوئی جزو یا حصہ (Part) نہیں ہے۔

4- اللہ تعالیٰ ﴿وَلَمْ يُولَدْ﴾ ہے۔وہ خود کسی کے اندر سے برآمد نہیں ہوا۔اُس کا کوئی باپ نہیں ہے۔اُس کی کوئی ماں نہیں ہے۔اُس نے کوئی چیز میراث میں نہیں پائی۔

یعنی اُس کے نسب کا سلسلہ ، نہ تو نیچے ہے اور نہ اُوپر۔یعنی نہ تو اللہ تعالیٰ میں کوئی چیز داخل ہوتی ہے اور نہ اللہ کے اندر سے کوئی چیز خارج ہوتی ہے۔نہ وہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔پھر بتایا گیا ہے کہ

5- اُس کا کوئی ﴿كُفُوً﴾ بھی نہیں ہے ، یعنی اُس جیسا کوئی نہیں۔اُس کا نظیر کوئی نہیں۔اُس کا ہمسر اور اُس کے برابر بھی کوئی نہیں۔اُس کے ہم پلہ اور ہم رتبہ کوئی نہیں۔پہلے بتایا گیا تھا کہ اُس کا نسب اُوپر کی طرف بھی کوئی نہیں اور اُس کا نسب نیچے کی طرف بھی کوئی نہیں ہے۔اب بتایا جارہا ہے کہ اُس کا نسب اُس کے متوازی بھی کوئی نہیں ہے۔یعنی اُس کا کوئی بھائی بھی نہیں ہے اور کوئی بیوی بھی نہیں ہے۔

سورۃُ الاخلاص کا نظمِ جلی

سورۃُ الاخلاص دو(2) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 2 : پہلے پیراگراف میں،﴿ اَحَد ﴾اور﴿الصَّمَد﴾کی دو(2) مثبت صفات سے﴿توحیدِ ذات﴾ کی وضاحت کی گئی ہے۔

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد" ﴾ (1) "کہیے !وہ اللہ ہے ، یکتا۔

﴿ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴾ (2) اللہ سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج ہیں۔"

2- آیات 3 تا 4 :دوسرے پیراگراف میں،﴿توحیدِ تنزیہ﴾کا مضمون ہے۔

﴿ لَمْ يَلِدْ ﴾،﴿ وَلَمْ يُوْلَد ﴾اور ﴿ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَد" ﴾کی تین(3) منفی صفات سے براءت کا اظہار کیا گیا ہے،جو اللہ تعالیٰ کی بے عیب ہستی کے ساتھ منسوب کی جاتی ہیں۔

﴿لَمْ يَلِدْ ، وَلَمْ يُوْلَدْ ﴾ (3) نہ اس کی کوئی اولاد ہے،اور نہ وہ کسی کی اولاد۔

﴿ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَد" ﴾(4) اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔"

مرکزی مضمون

انسان کو﴿حَمد﴾اور ﴿ تَنزِيه ﴾کی صفات پر مشتمل، اللہ تعالیٰ کی خالص توحیدِ ذات کا صحیح عقیدہ اختیار کرنا چاہیے۔

113- سُورَۃُ الْفَلَق

آیات : 5 ...... مَکِّیَّۃ" ...... پیراگراف : 5
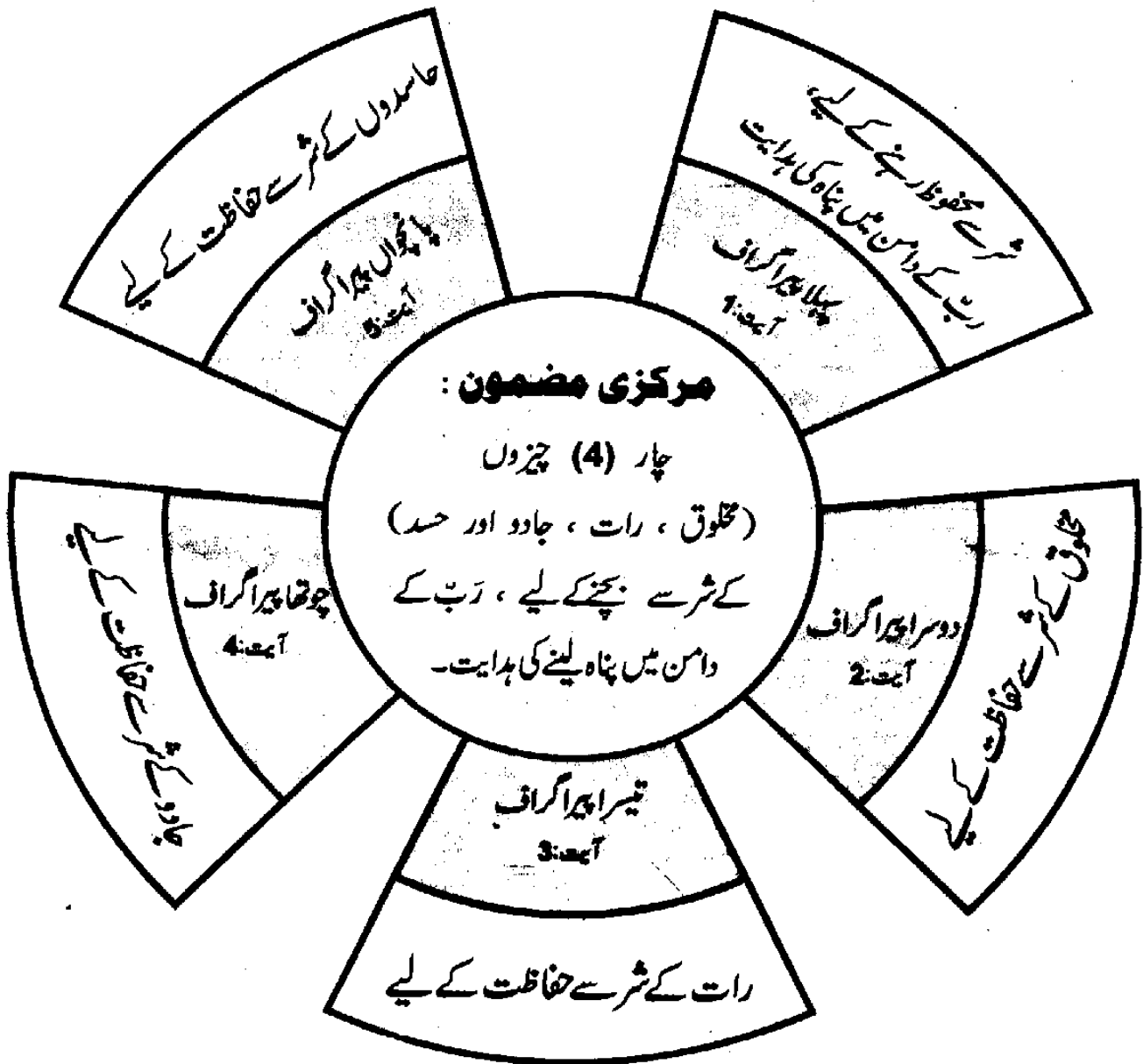
زمانۂ نزول

سورت ﴿الفلق﴾ اعلانِ عام کے بعد آپ ﷺ کے قیامِ مکہ کے دوسرے دور (4 تا 5 نبوی) میں نازل ہوئی، جب رسول اللہ ﷺ اور نومسلم صحابہؓ کے لئے مخالفین کے شر کا آغاز ہو چکا تھا۔

آخری تین سورتوں اور مُعَوِّذَتَین کے فضائل

1۔ رسول اللہ ﷺ نے مرضِ موت میں ان دونوں سورتوں ﴿مُعَوِّذَتَین﴾ کو پڑھ کر اپنے آپ پر دم کیا تھا۔ (صحیح بخاری :4,175)

2۔ رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے ﴿سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، اور سورۃ الناس﴾ پڑھ کر پھونکتے اور اپنے چہرے اور جسم پر ہاتھ پھیر لیتے۔ (صحیح بخاری :5,960)

3۔ آفاتِ سماوی میں سورت ﴿الفلق﴾ اور سورت ﴿الناس﴾ اپنے پڑھنے والے کو پناہ فراہم کرتی ہیں۔ (ابوداود:1,465 ، صحیح)

4۔ آپ ﷺ نے ہر (فرض) نماز کے بعد ان دو سورتوں کو پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ (سنن نسائی:1,259 ، صحیح)

سورۃُ الفَلَق کا کتابی ربط

1۔ پچھلی سورت ﴿الاخلاص﴾ میں خالص ﴿توحیدِ ذات﴾ کا ذکر تھا، یہاں سورۃ ﴿الفَلَق﴾ میں ، ﴿توحیدِ ربوبیت﴾ کے ساتھ چار (4) قسم کے شر سے بچنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

2۔ اگلی سورت ﴿الناس﴾ میں تین (3) چیزوں کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اہم کلیدی الفاظ

1- ﴿عَاذَ﴾، یَعُوذُ، عُذْ : کسی آفت سے بچنے کے لیے ، کسی دوسری بڑی اور طاقتور ہستی کی پناہ حاصل کرنا۔

2- ﴿غَاسِق﴾: رات ، جب وہ شفق کی سرخی کو مٹا کر اپنی تاریکی کو مزید گہرا کر دے۔

3- ﴿وَقَبَ﴾، وَقُوب :غروب ہونا، چھپ جانا۔

4- ﴿نَفَّاث﴾ : اسمِ مبالغہ ، پھونکنے والا، جادوگر۔ ﴿نَفَّاثَات﴾ .مؤنث پھونکنے والیاں

5- ﴿عُقَد﴾: ﴿عُقْدَة﴾ کی جمع، گرہیں ، گتھیاں۔

6- ﴿ربّ﴾: ﴿ربّ﴾ کا لفظ پانچ (5) مفہوموں پر مشتمل ہے۔ اس سورت اور اگلی سورت میں ربوبیت کا حوالہ ہے اور ﴿ربّ﴾ کے دامن میں پناہ لینے کی ہدایت ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ﴿ربّ﴾ کے تمام مفاہیم پیشِ نظر ہوں۔

(1) پروردگار، نشوونما دینے والا، بڑھوتری کرنے والا، (Sustainer) (2) خبر گیری، دیکھ بھال اور اصلاح کرنے والا۔ (Maintainer) (3) بالادستی اور فوقیت رکھنے والا، سردار، حکم چلانے والا، تصرف

کرنے والا، جو پناہ دے سکے۔(4) سمیٹنے والا، جمع کرنے والا، فراہم کرنے والا (Provider)۔(5) مالک (Owner)، آقا (Lord)

اہم مضامین

1- قرآن کی ان آخری دوسورتوں میں ، چند منفی قوتوں سے بچاؤ اور حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔

2- جب کوئی مسلمان قرآن مجید کے اَحکام پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو بہت ساری منفی قوتیں اس کے حوصلے کو پست کرتی ہیں ، اسے پریشان کرتی ہیں اور اس کی راہ میں رکاوٹ بن جاتی ہیں، اس لیے قرآن کے آخر میں حفاظت کا نسخہ تجویز کیا گیا ہے۔

سورۃُ الفَلَق کا نظمِ جلی

سورۃُ ﴿ الفَلَق ﴾ ،ایک اسْتِعَاذَة ہےاور پانچ (5) آیات پر مشتمل ہے۔

1- آیت 1 : پہلی آیت میں، شر سے محفوظ رہنے کے لیے اپنے ﴿ربّ﴾ کے دامن میں پناہ کی ہدایت کی گئی۔

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾(1) ''کہیے :میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی۔'' (نمودار کرنے والے کی)

﴿رَبُّ الفَلَق﴾ وہ ہستی ہے، جو صبح کو نمودار کرکے انسان کو خوف سے نجات دلاتی ہے۔

2- آیت 2: دوسری آیت میں، ہر قسم کی مخلوق ﴿مَا خَلَقَ﴾ کے شر سے حفاظت کے لیے خالق ﴿ربّ﴾ کے دامن میں پناہ کا حکم دیا گیا ہے۔

﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴾(2) ہر مخلوق کے ہر فتنے اور شر سے (ہر اس چیز کے شر سے ، جو اس نے پیدا کی ہے)

مخلوق کے شر میں، تمام مخلوقات کا شر شامل ہے۔جیسے انسان، جنّات، موذی جانور(شیر، چیتا، سانپ، بچھو) ، کیڑے مکوڑے (Insects) جراثیم، بیکٹیریا (Bacteria)، فنگس (Fungus)، وائرس (Virus)

زہریلے مادے، بخارات (Gases) اور بے شمار وہ چیزیں جنہیں ہم جانتے ہیں اور جنہیں ہم نہیں جانتے وغیرہ وغیرہ۔

3- آیت 3: تیسری آیت میں، رات کی گہری تاریکی کے شر سے حفاظت کے لیے خالق کے دامن میں پناہ کا حکم دیا گیا ہے۔

﴿وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴾(3) ''اور رات کی تاریکی کے شر سے (جب وہ چھا جائے)۔

تمام چور اچکے، شیاطین جن وانس اور موذی کیڑے مکوڑے رات کی تاریکی ہی میں انسان کے لیے شر کا سبب بنتے ہیں۔

ان میں بعض مخلوقات (Nocturnal) ایسی ہیں، جو صرف رات کو دیکھ سکتی ہیں۔

4- آیت 4: چوتھی آیت میں جادو کے شر سے حفاظت کے لیے خالق ﴿ربّ﴾ کے دامن میں پناہ کا حکم دیا گیا ہے۔

﴿ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴾(4) اور گرہوں میں پھونکنے والوں (یا والیوں) کے شر سے (جادو کے شر سے)

شریر جنات اور شریر انسانوں کی ایک مذموم کارستانی ہے، جس سے انسانوں پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں، ایسا جادو، جو گرہوں پر پھونک کر کیا جاتا ہے۔

5- آیت 5: پانچویں اور آخری آیت میں، حاسدوں کے شر سے حفاظت کے لیے خالق ﴿ربّ﴾ کے دامن میں پناہ کا حکم دیا گیا ہے۔

﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴾(5) اور حاسد کے شر سے، جب کہ وہ حسد کرے۔"

حاسد کا شر بھی، بدخواہی کے جذبے ہی سے پیدا ہوتا ہے۔

انسان کو چار (4) چیزوں (یعنی مخلوقات، رات، جادو اور حاسد) کے شر سے بچنے کے لیے، اپنے ﴿ربّ﴾ اللہ کے دامن میں پناہ لیتے ہوئے، توحیدِ ربوبیت اختیار کرنا چاہیے۔

﴿خالق﴾ ہی وہ عظیم اور برتر ہستی ہے، جو ﴿مخلوقات﴾ کے شر سے حفاظت عطا کر سکتی ہے۔

FLOW CHART | MACRO-STRUCTURE

ترتیبی نقشہ ربط | نظمِ جلی

114- سُوْرَۃُ النَّاس

آیات : 6 ...... مَکِّیَّۃ" ...... پیراگراف : 3

مرکزی مضمون :

تین (3) چیزوں

(وسوسوں ، انسانوں اور جنات)

کے شر سے بچنے کے لیے ، توحیدِ رُبوبیت

توحیدِ مُلوکیت اور توحیدِ اُلوہیت

اختیار کرنے کی ہدایت۔

پہلا پیراگراف
آیات 1 تا 3

ایک طاقتور ہستی کی پناہ ضروری ہے ، جو ﴿رب﴾ بھی ہو،
جو بادشاہ ﴿ملک﴾ بھی ہو، جو معبود ﴿الٰہ﴾ بھی ہو

دوسرا پیراگراف
آیات: 4 تا 5

وسوسوں کے شر سے حفاظت کے لیے

تیسرا پیراگراف
آیت: 6

انسانوں کے شر سے حفاظت کے لیے
جنات کے شر سے حفاظت کے لیے
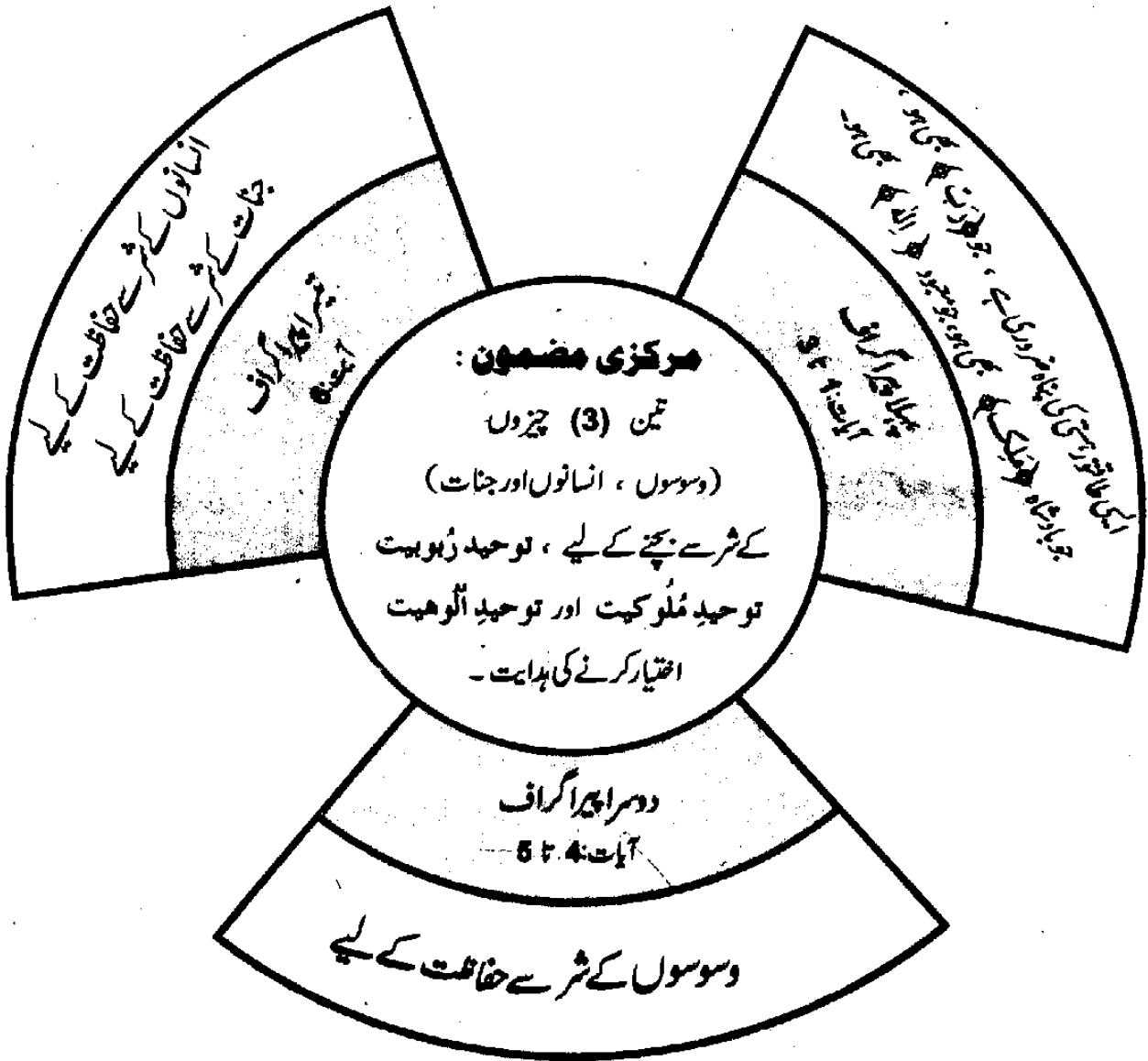
زمانۂ نزول

سورت ﴿ النَّاس ﴾ بھی ، اعلانِ عام کے بعد آپ ﷺ کے قیامِ مکہ کے دوسرے دور (4 تا 5 نبوی) میں نازل ہوئی ، جب رسول اللہ ﷺ اور نومسلم صحابہؓ کے لئے مخالفین کے شر کا آغاز ہو چکا تھا۔

سورۃُ النَّاس کا کتابی ربط

1۔ پچھلی سورت ﴿الفَلَق﴾ میں ﴿توحیدِ رُبُوبیت﴾ کا ذکر تھا۔ یہاں قرآن کی اس آخری سورت ﴿النَّاس﴾ میں، ﴿توحیدِ ربوبیت﴾ کے ساتھ ﴿توحیدِ اُلوہیت﴾ اور ﴿توحیدِ مُلُوکِیت﴾ یعنی توحیدِ حاکمیت کا ذکر بھی ہے، جس کے ذریعے سے انسانوں اور جنات کے شر پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

2۔ قرآن کی پہلی سورت ﴿الفاتحہ﴾ کا آغاز بھی ﴿توحیدِ ربوبیت﴾ سے ہوا ہے۔ اللہ کی مکمل معرفت کے زینے کی پہلی سیڑھی اِحساسِ ربوبیت ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1۔ ﴿ربّ﴾: پروردگار، نشو ونما دینے والا، خبر گیری، دیکھ بھال اور اصلاح کرنے والا، بالادستی اور فوقیت رکھنے والا، سردار، حکم چلانے والا، تصرف کرنے والا، جو پناہ دے سکے آقا۔

2۔ ﴿مَلِك﴾: بادشاہ، بااختیار حاکم، صاحبِ اقتدار، سب سے بڑی قوت، جو پناہ دے سکے۔

3۔ ﴿اِلٰه﴾: اِلٰہ" کا مطلب سات (7) مفاہیم پر مشتمل ہے۔ (1) پناہ دینے والا (2) سکون بخشنے والا (3) حاجت روائی کرنے والا (4) پُراسرار (5) جس کو جاننے کے لیے لوگ متلاشی اور مشتاق ہوں، (6) بالاتر اور بالادست قوت، جو پناہ دے سکے (7) معبود، جس کی اِطاعت وعبادت کی جائے۔

4۔ ﴿وَسوَسَه﴾: پوشیدہ آواز، محسوس نہ ہونے والی حرکت۔

5۔ ﴿خنَّاس﴾: چھپ چھپ کر، دبک کر بار بار حملہ کرنے والا۔

سورۃُ النَّاس کا نظمِ جلی

سورۃُ النَّاس بھی اِستعاذہ ہے اور سورۃ الناس تین (3) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 3: پہلے پیراگراف میں، بتایا گیا کہ ایسی طاقتور ھستی کی پناہ ضروری ہے، جو لوگوں کا ﴿رَبّ﴾ بھی ہو، جو بادشاہ ﴿مَلِك﴾ بھی ہو اور جو معبود ﴿اِلٰه﴾ بھی ہو۔ اللہ کی ھستی، ایسی ہی غیر معمولی اور عظیم الشان طاقت رکھنے والی ھستی ہے

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (آیت:1) کہیے: میں پناہ مانگتا ہوں! انسانوں کے رب کی

﴿مَلِكِ النَّاسِ﴾ (آیت:2) انسانوں کے بادشاہ کی!

﴿اِلٰهِ النَّاسِ﴾ (آیت:3) انسانوں کے حقیقی معبود کی!

یہ سورت ﴿توحیدِ رُبُوبیت﴾، ﴿توحیدِ مُلُوکیت﴾ اور ﴿توحیدِ اُلُوھیت﴾ کی جامع ہے۔ یہاں انسانوں

سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو انسانوں کا ربّ ، انسانوں کا ﴿مَلِك﴾ یعنی بادشاہ . اور انسانوں کا ﴿اِلٰـه﴾ تسلیم کرتے ہوئے ، اس کی بڑائی ، بزرگی اور طاقت پر ایمان لا کر ، پریشانیوں ، مصیبتوں اور تکلیفوں میں اس کا دامن پکڑیں ۔ اُسی کے حفظ و امان میں آئیں ۔ انسانوں اور جنات کے شر سے بچنے کے لیے ، اللہ ہی سے مدد طلب کریں ۔

2- آیات 4 تا 5 : دوسرے پیراگراف میں ، ﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاس﴾ وسوسے پیدا کرنے والے کے شر سے حفاظت کے لیے اللہ کی پناہ حاصل کرنے کا حکم ہے ۔

﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ، الْخَنَّاسِ﴾ (آیت :4) "اُس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے ، جو بار بار پلٹ کر آتا ہے ۔" (دبک جانے والے کی آفت سے)

﴿الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ﴾ (5) "جو لوگوں کے دلوں میں ، وسوسے ڈالتا ہے ۔"

وسوسوں کی جگہ انسان کا سینہ اور اس کا دل ہے ۔ ﴿وسوسہ﴾ دراصل ابلیس کا طریقۂ واردات ہے ، جس سے اس نے حضرت آدمؑ اور حضرت حوا ؑ کو گمراہ کر کے ممنوعہ درخت کا پھل کھانے پر اُکسایا ، انہیں بے لباس کیا ۔ ابلیس ہی فحاشی اور عریانی کا موجد ہے ۔

3- آیت 6 : تیسرے اور آخری پیراگراف میں ، جو آخری آیت پر مشتمل ہے ، انسانوں اور جنات کے شر سے حفاظت کے لیے اللہ کے دامن میں پناہ لینے کی ہدایت کی گئی ہے ۔ ﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾

﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ (آیت :6) "خواہ وہ جنوں میں سے ہو ، یا انسانوں میں سے ۔"

وسوسوں کے علاوہ انسانوں اور جنات کے شر سے بچنے کے لیے ، اللہ کے دامن میں پناہ لینا چاہیے ، جو انسانوں کا ﴿ربّ﴾ بھی ہے ، بادشاہ بھی ہے اور ﴿اِلٰه﴾ بھی ہے ۔

خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کی کتابوں کا مختصر تعارف

1۔ قواعدِ زبانِ قرآن (حصہ اوّل):

خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کی قواعدِ زبانِ قرآن (اول و دوم) کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی، نہایت ہی کم وقت میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے، جبکہ کتاب دو ضخیم جلدوں پر یعنی ہر جلد تقریباً آٹھ سو (800) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں عربی کے قواعد بیان کرنے کے بعد، کثرت سے قرآنی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

یہ اللہ کے کلام کی برکت ہے اور اللہ کے کلام کو سمجھنے کے لیے تعلیم یافتہ افراد میں پایا جانے والا شوقِ بے پایاں ہے۔ نئی زبان کو سیکھنا آسان کام نہیں ہے۔ گرائمر یعنی قواعد ایک خشک موضوع ہے۔ اس کتاب کی ترتیب میں مرتب نے قواعد کی تمام پرانی کتابوں کو پیش نظر رکھا ہے اور ان سب سے استفادہ کیا ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ کے شاگرد مولانا خالد مسعودؒ نے اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کی یہ خصوصیت بتائی ہے کہ مرتب نے طالب علم کی توجہ صرف اسی نکتے پر مرکوز رکھی ہے، جو وہ اسے پڑھانا چاہتا ہے۔ مرتب کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ نکتہ، وہ قاعدہ اور وہ کلیہ پوری طرح گرفت میں آجائے۔ مثالوں کی کثرت سے اس میں بڑی مدد ملتی ہے۔ حافظِ قرآن کے لیے تو یہ کتاب اکسیر ہے۔ تھوڑی سی محنت کر لے تو وہ تمام قواعد پر دسترس حاصل کر سکتا ہے۔ مرتب کے پیشِ نظر جدید تعلیم یافتہ افراد اور بالغ مبتدی ہیں۔ یہ کتاب بنیادی طور پر انہی کے لیے مفید ہے، لیکن دینی مدارس کے طلبہ بھی اس سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔

2۔ قواعدِ زبانِ قرآن (حصہ دوم)

قواعدِ زبانِ قرآن حصہ دوم میں، ثلاثی مزید کے بارہ (12) ابواب میں ہر باب کی سات سات قسمیں، کئی کئی قرآنی مثالوں کے ساتھ کھول دی گئی ہیں اور حروف پر بحث کی گئی ہے۔ اردو زبان میں ہماری معلومات کی حد تک یہ پہلی مفصل کوشش ہے۔

3۔ قرآنی سورتوں کا نظمِ جلی:

اس کتاب میں قرآن کی تمام ایک سو چودہ (114) سورتوں کا نظمِ جلی (Macro-Structure) بیان کیا گیا ہے ۔ ہر سورۃ کے مضامین کو مختلف پیراگرافوں میں تقسیم کر کے مرکزی مضمون کی وضاحت کی گئی ہے۔ سب سے پہلے سورت کے زمانۂ نزول کا تعین صحیح احادیث اور خود قرآن کی داخلی شہادتوں کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ صحیح احادیث کی روشنی میں بعض

سورتوں کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ پچھلی سورت اور اگلی سورت سے کتابی ربط کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہر سورت کے اہم اور کلیدی الفاظ اور مضامین کو کھولا گیا ہے۔ ہر پیراگراف کا مختصر خلاصہ پیش کر کے آخر میں سورت کے مرکزی مضمون پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

4۔ آسان اُصول تفسیر:

قرآن فہمی کے سلسلے میں بعض اساتذہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کا مقدمہ پڑھاتے ہیں، دوسری طرف ﴿الفوز الکبیر﴾ میں بیان کردہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کے اُصول کا خلاصہ پیش کرتے ہیں، تیسری طرف بعض اساتذہ نظمِ قرآن کے حوالے سے مولانا حمید الدین فراہیؒ کے اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہیں اور چوتھے مولانا سید ابوالاعلی مودودیؒ نے چار بنیادی اصطلاحوں اور تفہیم القرآن میں تفسیر کا جو نیا منہج اختیار کیا ہے، وہ بھی پیش نظر رکھتے ہیں، جس سے صحیح عقیدے اور اتباعِ سنت رسول اللہ ﷺ کے علاوہ، قرآن کا سماجی، سیاسی اور معاشی شعور بھی حاصل ہوتا ہے۔
مندرجہ بالا چار بزرگوں کے اُصولوں کو جمع کر کے یہ رسالہ ﴿آسان اُصولِ تفسیر﴾ مرتب کیا گیا ہے اور مثالیں دی گئی ہیں تاکہ قرآن کا طالبِ علم بڑی بڑی غلطیوں سے بچ سکے۔

5۔ درسِ قرآن کی تیاری کیسے؟

قرآن فہمی کے حوالے سے، ﴿قواعدِ زبانِ قرآن﴾ کے علاوہ، خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کی دوسری اہم کتاب ﴿درسِ قرآن کی تیاری کیسے؟﴾ ہے۔ الحمدللہ اس کتاب کو بھی عوامی مقبولیت حاصل ہوئی اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ کسی مخصوص سورت کا درس دینا ہو، یا کسی موضوع پر قرآنی درس دینا ہو، دونوں صورتوں میں مدرس قرآن کے لیے یہ کتاب مفید ہے۔ چند مشہور اردو تفاسیر کا تعارف کرایا گیا ہے اور مدرس کے لیے معاون کتابوں کی رہنمائی بھی کی گئی ہے۔

6۔ سورۃ یٰس:

قرآنی سورتوں کے نظمِ جلی (Macro-Structure) اور نظمِ خفیف (Micro-Structure) کے تعارف کے لیے بطور مثال ﴿سورۃ یٰس﴾ کی تفسیر شائع کی گئی ہے، جو کورسز کے دوران میں پڑھائی جاتی ہے۔ چونسٹھ (64) صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ، سورت کے مرکزی مضمون، سورت کی صوتیات، سورت کی جلالی فضا، سورت کے مضامین اور سورت کی بلاغت پر بحث کرتا ہے۔ عربی متن کے ساتھ ترجمہ بین السطور ہے، درمیان میں عنوانات دے دیے گئے ہیں، تاکہ طالبِ علم مضامین کو بھی ساتھ ساتھ ذہن نشین کرتا جائے۔

7۔ قیادت اور ہلاکتِ اقوام:

فہم قرآن کے حوالے سے خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کی ایک اور اہم کتاب ﴿قیادت اور ہلاکتِ اقوام﴾ ہے۔ جو لوگ توجہ سے اس کتاب کو پڑھیں گے، وہ قرآنِ مجید سے جدید دور کے مسائل کے سلسلے میں رہنمائی حاصل کرنے کے فن سے ان شاءاللہ آشنا ہو جائیں گے۔

دوسو(200)صفحات پر مشتمل یہ کتاب سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی صفاتِ عدل پر روشنی ڈالتی ہے، پھر مختلف قوموں کی ہلاکت کی تاریخ بیان کرتی ہے، پھر ہلاکت کے بیس (20) سے زیادہ اسباب پر روشنی ڈالتی ہے۔ ہلاکت کے اصول، ہلاکت کے مقاصد اور ہلاکت کا طریقہ کار بیان کرنے کے بعد مسلم قیادت کو غور وفکر کی دعوت دیتی ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں قیادت کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے۔

8۔ حدیث کی اہمیت اور ضرورت:

اُصول حدیث اور اصطلاحاتِ حدیث بھی ایک ادق مضمون ہے۔ صحیح حدیث کی تعریف کیا ہے؟ حسن کسے کہتے ہیں؟ ضعیف کی کتنی قسمیں ہیں۔ موضوع (Fabricated) احادیث کیا ہوتی ہے؟ یہ کتاب ان سب کی وضاحت کرتی ہے۔ روایتِ احادیث کے سلاسل کو سمجھنا بھی ایک مبتدی کے لیے دشوار مرحلہ ہوتا ہے۔ اس فن کو بھی آسان کرنے کے لیے یہ کتاب ﴿حدیث کی اہمیت اور ضرورت﴾ مرتب کی گئی ہے۔

الحمدللہ اس کتاب کے بھی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور کئی مدارس کے نصاب میں بھی یہ کتاب شامل کر لی گئی ہے۔ انگریزی اور سندھی میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ سلاسلِ احادیث کو سمجھنے کے لیے آسان چارٹ بنا دیے گئے ہیں، تاکہ کتب مشہورہ کے راویوں سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک سند کے اتصال کو واضح کیا جائے۔ صحابہؓ تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور تبع تابعینؒ اور دیگر مشہور محدثین کا اختصار سے تذکرہ کیا گیا ہے۔ منکرینِ حدیث کے چند مشہور اور بنیادی اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ تین سو چوراسی (384) صفحات پر مشتمل دسواں ایڈیشن جدید اضافوں سے مزین ہے۔ مہران اکیڈمی شکارپور، سندھ نے اس کتاب کا سندھی ترجمہ بھی شائع کر دیا ہے۔ انگریزی ترجمہ امریکہ اور کینیڈا میں مقبول ہے۔

9۔ معارفِ نبوی ﷺ:

حفظ کے مقصد کے تحت پانچ سو (500) سے زائد مختصر احادیث کا مجموعہ ﴿معارف نبوی ﷺ﴾ کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ احادیث مختصر ہوں اور متنوع ہوں، تاکہ دین کا مجموعی نظام سامنے آ جائے۔ اسلام، ایمان،

وحی، علم، دعوت وتبلیغ، ارکانِ اسلام، احسان، اذکار واوراد، معاشرت، اخلاقیات، معاملات، اجتماعیت، سمع وطاعت، امیر اور مأمور کے فرائض، شورائیت اور جہاد کے موضوعات پر مبنی یہ کتاب تقریباً چار سو (400) صفحات پر مشتمل ہے۔ عربی متن کی کتابت کرائی گئی ہے۔ اردو کے علاوہ انگریزی ترجمہ بھی کتاب کی زینت ہے۔ عام مسلمانوں کے علاوہ اردو میڈیم اور انگریزی میڈیم کے طلباء دونوں اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ احادیث کی تخریج کر کے مکمل حوالے دیے گئے ہیں۔

نوجوانوں کے لیے یہ کتاب نہایت مفید ہے، وہ ان چھوٹی چھوٹی حدیثوں کو زبانی یاد کر کے رسول ﷺ اور آپ کی سنتوں سے محبت قائم کر سکتے ہیں۔

10۔ توحید اور شرک کی مختلف قسمیں:

عقیدۂ توحید پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں ہیں اور لکھی جاتی رہیں گی۔ اسلام کے نزدیک یہ وہ بنیادی عقیدہ ہے، جس کے بغیر کوئی انسان جنت میں داخل ہی نہیں ہو سکتا ہے۔ اس موضوع پر حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ اور شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کی کتابیں دنیا میں بہت مشہور ہوئیں۔ دوسو (200) صفحات پر مشتمل یہ کتاب ﴿توحید اور شرک کی مختلف قسمیں﴾ اس لحاظ سے بہت ہی منفرد ہے کہ اس میں بنیادی طور پر قرآن مجید کی محکم آیات کی روشنی میں، توحیدِ ذات، توحیدِ اسماء وصفات، توحیدِ تنزیہہ، توحید صفتِ علم، توحیدِ صفتِ اختیار، توحیدِ اُلوہیت، توحیدِ ربوبیت، توحید دعاء، توحیدِ استغفار اور توحید تشریع یعنی توحیدِ حاکمیت پر مفصل بحث کر کے اس کے مقابل شرک کی مختلف قسموں کی وضاحت کی گئی ہے۔ جدید ایڈیشن میں مزید اضافے کیے گئے ہیں۔

11۔ رسالت اور منصبِ رسالت:

دینِ اسلام کو سمجھنے کے لیے عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت اور عقیدۂ آخرت کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ مختصر رسالہ، سب سے پہلے یہ بتاتا ہے کہ شاعر، عابد، جوگی، فلسفی اور نبی ورسول میں بنیادی فرق کیا ہوتا ہے۔ پھر رسولوں کے بارے میں قرآنی آیات کی روشنی میں وضاحت کرتا ہے کہ یہ کون ہوتے ہیں؟ یہ دنیا میں کس لیے آتے ہیں؟ رسولوں کی ذمہ داریاں کیا ہوتی ہیں؟ آخر میں نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذمہ داریوں اور اُن کی رسالت کی خصوصیات پر بحث کی گئی ہے۔

12۔ آخرت اور فکرِ آخرت:

اس رسالے کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ یہ رسالہ دنیا اور آخرت کی حقیقت بیان کرنے کے

بعد آخرت کے مختلف مراحل سے بحث کرتا ہے۔قبر کی زندگی ، روز قیامت کی عدالت ، جنت کی مادی اور روحانی نعمتیں ، دوزخ کی مادی اور روحانی سزائیں اس کتاب کے اہم ترین موضوعات ہیں ۔قرآن مجید کی محکم آیات کی روشنی میں ، اُن بڑے بڑے گناہوں کی وضاحت کی گئی ہے جو دوزخ کے عذاب کا سبب بن سکتے ہیں۔

13۔ اسلام میں نجات کا تصور اور عقیدۂ شفاعت:

اسلام میں نجات (Salvation) کی تین (3) بنیادیں ہیں ۔اولاً ایمان اور صحیح عقیدۂ توحید، ثانیاً آخری رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سنت کے مطابق اعمال، جنہیں قرآن ﴿الاعمال الصالحات﴾ کہتا ہے اور ثالثاً اللہ تعالی کی رحمت ۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی شفاعتِ عظمیٰ اور علماء ، شہداء ، صالحین وغیرہ کی شفاعت کیا مرتبہ اور مقام رکھتی ہے؟ یہ کتاب اس طرح کے سوالوں کا جواب دیتی ہے ۔قرآن مجید اور صحیح اور مستند احادیث کی روشنی میں شفاعت کی مختلف نوعیتوں کی وضاحت کی گئی ہے اور اُن اعمال پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے ، جو قیامت کے دن ایک مسلمان کی سفارش اور شفاعت کریں گے۔

14۔ تزکیۂ نفس:

اصلاحِ ذات ، فروغِ ذات اور تحسینِ ذات کے حوالے سے چشتی صاحب کی اہم ترین کتاب ﴿تزکیۂ نفس﴾ ہے

یہ کتاب تین مباحث پر مبنی ہے۔

(1) تزکیۂ نفس کا مفہوم اور ماہیت۔ (2) تزکیے کے اصول وقواعد

(3) تزکیۂ نفس کے بارہ (12) عملی تدبیریں

تصوف اور تزکیۂ نفس کے سلسلے میں افراط وتفریط عام ہے ۔دوسوتیں (230) صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ، قرآن مجید کے محکم دلائل اور مستند اور صحیح احادیث کی روشنی میں فروغِ ذات اور تحسین ذات کے خالص مسنون طریقوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

15۔ نماز کی ظاہری ہیئت اور معنویت:

نماز کے موضوع پر دنیا میں کئی ہزار کتابیں لکھی گئیں ہیں اور قیامت تک لکھی جاتی رہیں گی ، لیکن ایک سو اٹھارہ (118) صفحات پر مشتمل یہ کتاب ، ایک منفرد چیز ہے ۔نہایت اختصار کے ساتھ نماز کے تمام ارکان کی ظاہری ہیئت کو صحیح اور مستند احادیث کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے ۔ ہر رکن کی معنویت کو اجاگر کیا گیا ہے ۔اس کتاب کی تصنیف کا بنیادی مقصد

یہ ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والا اپنی نماز کے معیار (Quality) کو بہتر بنا سکے۔ جو شخص اس کتاب کی ساری مسنون دعاؤں کو یاد کرلے گا، ان کا ترجمہ ذہن نشین کرلے گا اور پھر خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنی نماز کو ادا کرنے کی کوشش کرے گا، وہ یقیناً دن بہ دن اپنی نماز کو بہتر بناتا جائے گا۔

16۔ انفاق فی سبیل اللہ:

توحید اور نماز کے بعد، انسان سے خالق کائنات کا تیسرا مطالبہ ﴿انفاق﴾ کا ہے۔ زکوۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ ایک سو بیالیس (142) صفحات پر مشتمل یہ کتاب اِمساک، بخل، شحِ نفس وغیرہ کی تعریف کر کے عام انفاق اور انفاق فی سبیل اللہ کے فرق کو نمایاں کرتی ہے۔ انفاق کے بنیادی اصول بیان کرنے کے بعد، فضائل انفاق، فلسفۂ انفاق، آدابِ انفاق، ترتیب انفاق، مقاصدِ انفاق، اوقاتِ انفاق اور مقدار انفاق جیسے موضوعات پر تفصیلی بحث کے بعد عدم انفاق کے عواقب ونتائج پر روشنی ڈالتی ہے۔

17۔ نمازِ تہجد:

ساٹھ (60) صفحات پر مشتمل یہ مختصر رسالہ، نمازِ تہجد کی اہمیت، فضیلت اور احکام ومسائل پر مشتمل ہے۔ نمازِ تہجد ایک مسنون عبادت ہے، ایک وسیلۂ تقرب ہے۔ یہ سامان فروغ ذات اور ذریعۂ تحسین ذات ہے۔ ایک اعلیٰ جذبۂ تشکر اور احساسِ عبودیت ہے۔ اپنی بے بضاعتی پر ایک احساسِ ندامت ہے۔ اللہ کی بے عیبی کا اظہار واعتراف ہے۔ ایک وظیفۂ خواص وصالحین ہے۔ ایک نصابِ قیادت ہے۔ ایک مجلسِ تفقہ ہے۔ ایک محفلِ تدبر ہے۔ ایک علمی نشست ہے۔ ایک روحانی تربیت گاہ ہے۔

اسلامی قیادت کے لیے ضروری ہے کہ وہ تزکیۂ نفس اور فہم قرآن میں اضافہ کے لیے اس اہم ترین نفل، لیکن ضروری عبادت کی اہمیت کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہونے کی بھرپور کوشش کرے۔

18۔ اعتکاف:

اعتکاف ایک ایسی عبادت ہے، جس کے بے شمار فوائد ہیں۔ آخری عشرے کے اعتکاف کا کم سے کم فائدہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر مل جاتی ہے۔ چھتیس (36) صفحات پر مشتمل یہ مختصر رسالہ اعتکاف کی اہمیت اور اس کے فضائل واحکام پر بحث کرتا ہے۔ اُس کے فوائد کی روشنی میں اس اہم ترین نفل عبادت کی ترغیب دیتا ہے۔

خلیل الرحمٰن چشتی

کی مرتب کردہ تمام کتابیں

تحریکِ محنت پاکستان کے مندرجہ ذیل مکتبات سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

واہ کینٹ	مرکزی مکتبہ تحریکِ محنت بالمقابل نیوسٹی، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ	051-453-5334
لاہور	5 عمر ٹاور، فرسٹ فلور، 31 حق اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور	0321-492-0998
کراچی	کمرہ نمبر 1، دوسری منزل، آمنہ پلازہ، ایم اے جناح روڈ، کراچی	0321-295-3721
پشاور	معرفت مکتبہ جماعت اسلامی، نشتر آباد چوک، محلہ اسلام آباد، پشاور	0301-981-5104
ملتان	اندرون پرانی بکر منڈی، حضوری باغ روڈ، ملتان	061-458-6245
راولپنڈی	الاکرام بلڈنگ، مریڑحسن چوک، راولپنڈی	0333-576-1766
فیصل آباد	کمرہ نمبر 23، تیسری منزل، جاوید سنٹر، کچہری بازار، فیصل آباد	0333-655-7598
اسلام آباد	مکان نمبر 1، گلی نمبر 38، سیکٹر G-6/2 اسلام آباد	051-227-3300
سوات	کمرہ نمبر 12، خان مارکیٹ، گلشن چوک، سوات	0300-574-6539